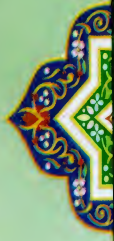


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ نزل الحسن الکاظم علیہ السلام

بیاب



مسک
الحق
کادای

مذہب جمعیۃ
الحق
پاکستان
کارتھان

حضرت ابی محمد داؤد غزنوی
حضرت ابی محمد اسماعیل سلجوقی

شماره: 36

۲۳ تا ۲۹ ذی قعدہ ۱۴۳۵ھ 19 تا 25 ستمبر 2014ء

جلد: 45

جادو

سحر کی حقیقت و اثرات
بہر مدلل گفتگو!

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ
لَا شَرِيكَ لَكَ

فريضة حج

وجوب حج کی شرائط اور دینی فوائد!



میڈیا

مغرب کا اسلام کے خلاف
مؤثر ہتھیار!



اذان کا کرشمہ!

مانع حیض ادویات کا استعمال.....!؟

دوران احرام انڈرویئر کا استعمال.....!؟

ملکی قوانین کی خلاف ورزی اور ادا کی جی.....!؟

قرآن و سنت
کی روشنی میں

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

احترام آدمیت

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْوُجُوهِ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا﴾ (بنی اسرائیل: ۷۰)

”اور بلاشبہ ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کی روزی کا بندوبست کیا اور اپنی بہت ساری مخلوقات پر انہیں فضیلت بخشی۔“

اللہ تعالیٰ کی ذات کہ جس نے اس حضرت انسان کے خمیر کو اپنے ہاتھ سے گوندھا اور اسے یہ اعزاز بخشا کہ ”خلقت بیدی“ (یعنی میں نے اس انسان کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا)۔ پھر اسے اشرف المخلوقات کا لقب بھی عطا فرمایا۔ پھر اس کے لیے خطہ ارضی پر اس کی آسائش و سہولت کے لیے طرح طرح کی نعمتوں کا انتظام بھی فرمایا۔ یہ تمام چیزیں انسان کے لیے عزت و توقیر اور دوسری تمام مخلوقات پر اس کی فضیلت کے لیے کافی ہیں۔ لیکن ان تمام چیزوں کے ساتھ یہ اعزاز بھی اللہ نے اسی مخلوق کو بخش رکھا ہے کہ یہ انسان مجبوراً ملکہ ہے:

﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا اِلَّا اِبْلٰسَ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرة: ۳۴)

”اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا۔“

سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے مزید وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ اس حضرت انسان کی شکل و صورت کو بنانے کے بعد اس اعزاز سے نوازا گیا:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا اِلَّا اِبْلٰسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّٰجِدِيْنَ﴾ (الاعراف: ۱۱)

”اور ہم نے تم کو پیدا کیا اور پھر تم ہی نے تمہاری صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے اور وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔“

اس عزت و تکریم اور وقار پر جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو بخشا ہے انسان کی ذمہ داری ہے کہ اس احترام کی لاج رکھتے ہوئے اپنے محسن کے آگے سر بسجود ہو اور اس کے بتائے ہوئے نظام کو اپنا کراپنی اخروی تکریم کا بندوبست کرے۔ وگرنہ اللہ تعالیٰ جس نے اسے احترام سے نوازا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اس انسان کی سرکشی اور نافرمانی پر اسے ذلیل و رسوا کر دے۔ اور یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تحشیت مجموعی ایک ہار اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو ابتداء آفرینش سے توقیر بخشی۔ لیکن اب اس دنیا میں اس کی طرف سے عزت و فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔

﴿إِنِّي أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۳)

”اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔“

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

تکبیر اولیٰ رفع الیدین اور ہاتھ باندھنا

[عن عبد الله بن عمر رض قال: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِفْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَدَّوْ مِنْكِبِهِ.]

(رواه البخاری)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز کی تکبیر کہتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ تکبیر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر تک اٹھاتے تھے۔

نماز شروع کرتے وقت ”اللہ اکبر“ کہا جاتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اس انداز سے اوپر اٹھانا ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ کی جانب ہوں۔ انگلیاں آسمان کی طرف اور نارمل حالت میں ہوں۔ یعنی نہ تو انگلیوں کو کھولا جائے اور نہ ہی زور سے آپس میں ملائی جائیں بلکہ طبعی حالت میں ہوں۔ تکبیر تحریمہ کے وقت ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر تک اٹھایا جائے یا کانوں کی لوٹک اٹھایا جائے۔ ہاتھوں سے کانوں کو چھونایا پکڑنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

”رفع الیدین“ کے سلسلے میں مردوں اور عورتوں کے لیے کوئی فرق نہیں۔ بعض لوگ ہاتھ اٹھانے میں مرد اور عورت کے درمیان فرق کرتے ہیں کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں کندھوں تک یہ فرق کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کے درمیان تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھانے کے فرق کے متعلق کوئی حدیث نہیں۔ لہذا مردوں اور عورتوں کو دونوں طرح رفع الیدین کی اجازت ہے خواہ ہاتھ کندھوں تک اٹھالیں یا کانوں کی لوٹک اٹھالیں۔

اس موقع پر یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین پر کوئی اختلاف نہیں۔ ”اللہ اکبر“ کہہ کر نمازی اپنے ہاتھ باندھتا ہے اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کا عمل کیا ہے؟ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے اپنا دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھے۔“ مزید فرمایا کہ ”رسول اللہ ﷺ نے اپنا دائیاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر یوں رکھا کہ وہ پیچھے اور کلائی پر بھی آگیا۔“

نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنے چاہئیں صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”نبی اکرم ﷺ نماز میں اپنا دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر انہیں سینے پر باندھا کرتے تھے۔“ زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایت انتہائی ضعیف ہے۔“

سینئر پروفیسر سجاد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "بشرِ پرف ان" شاہ خالد ناکن جی ٹی روڈ شادپورہ لاہور سے تقریباً 106 راہی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

مولانا ظفر احمد انصاری نے یہودی پروفیسر کی ایک کتاب کے حوالہ سے انکشاف کیا تھا کہ اسرائیلی فوج میں (۱۹۷۲ء) ۶۰۰ قادیانی ملازم ہیں۔ قادیانی ایم، این فاروقی، جنرل عبدالعلی، جنرل اختر ملک، ایئر مارشل ظفر خان اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی قادیانیت نوازی اور زیر زمین سرگرمیوں سے کبھی واقف ہیں۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ وطن عزیز میں مرزائیوں نے خفیہ سیاسی سرگرمیوں اور قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کے نام پر وطن دشمن وارداتوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ انہی حالات کے پیش نظر متعدد مقامات پر علماء کرام نے ختم نبوت کے موضوع پر خطابات کیے اور مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو لگام دی جائے۔ ایک مقام پر مرزائی غنڈوں نے علماء کرام پر حملہ کر دیا اور توہین آمیز برتاؤ کیا جس پر مسلمانوں میں غم و غصہ پیدا ہوا اور فضا بڑی مکدر ہو گئی۔ انہیں ایام میں نشتر میڈیکل کالج کے ساتھ سے زائد طلبہ سفر کرتے ہوئے ربوہ ریلوے اسٹیشن سے گزرے۔ جب ٹرین ربوہ اسٹیشن پر رکی تو طلبہ نے ختم نبوت کی حمایت اور مرزائیت کے خلاف نعرہ بازی کی۔ اس وقت تو قادیانی کچھ نہ کر سکے البتہ طلبہ کی واپسی کی تاثر میں رہے۔ ۳۰ مئی ۱۹۷۴ء کی شام کو جب یہ طلبہ راولپنڈی سے چناب ایکسپریس کے ذریعے ربوہ اسٹیشن پر پہنچے تو ربوہ کے ناظر اعلیٰ نے سینکڑوں ہتھیار بند قادیانیوں کی مدد سے ٹرین پر حملہ کر دیا۔ ٹرین کے ڈبوں سے ان طلبہ کو کھینچ کھینچ کر ہاکیوں، لٹھیوں اور ڈنڈوں سے بری طرح زد و کوب کرنا شروع کر دیا۔ یہ غنڈہ گردی اس وقت تک جاری رہی جب تک کہ پولیس نے مداخلت کر کے حملہ آوروں کو روک نہیں دیا۔ اس دوران اسٹیشن کا پلیٹ فارم طلبہ کے خون سے لالہ زار ہو چکا تھا۔ قادیانی غنڈوں کے پاس کمائی دار چاقو اور چھری بھی پائے گئے۔ بعض طلبہ کی حالت نہایت تشویشناک ہو گئی۔ خدا بھلا کرے ریلوے حکام کا کہ انہوں نے انسانی ہمدردی کی بنا پر تمام مجروحین کو فیصل آباد پہنچایا۔

جب شدید زخمی طلبہ کو سول ہسپتال لایا گیا تو یہ وحشت ناک خبر آغا فانا شہر میں پھیل گئی۔ چند لمحوں میں ختم رسالت کے جان نثاروں کا جھوم جمع ہو گیا اور مرزائیوں کے خلاف اشتعال کی صورت پیدا ہو گئی۔ اگر فیصل آباد کی دینی قیادت حالات کی نزاکت کا احساس نہ کرتی اور عوام کے انتقامی جذبات پر قابو نہ پاتی تو شہر کے حالات انتہائی خطرناک ہو جاتے اور کوئی قادیانی گھر، دکان اور شخص محفوظ نہ رہ سکتا تھا۔ چنانچہ جامع مسجد پکھری بازار میں جلسہ عام ہوا۔ علماء کرام نے مشتعل عوام کا رخ زخمی طلبہ کی بجائے احتجاج کی طرف موڑ دیا اور ایک منظم تحریک کا پروگرام ترتیب دے کر عوام کو پر امن رہنے کی ترغیب دی۔ اگلے روز پورے ملک میں تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز ہوا اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ تحریک تین ماہ تک جاری رہی۔ اس کے صدر مولانا محمد یوسف بنوری صاحب اور سیکریٹری مولانا محمود احمد رضوی صاحب تھے۔ مولانا مفتی محمود صاحب نے بھی اس تحریک کا بھرپور ساتھ دیا۔ علماء اہل حدیث میں مولانا محمد حسین شیخوپوری، مولانا محمد رفیق مدنیوری، مولانا حافظ محمد ابراہیم کیرپوری، مولانا حبیب الرحمن یزدانی، مولانا محمد مدنی، حافظ عبدالغفور جہلمی، قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ (گوجرانوالہ)، مولانا محمد اسحاق چیمہ، مولانا محمد رفیق پسروری، مولانا ارشاد الحق اثری، مولانا محمد یوسف انور ودیگر بے شمار علماء اہل حدیث کی خدمات تحریک تحفظ ختم نبوت میں ناقابل فراموش ہیں۔ ملامہ احسان الہی ظہیر نواز بڑا نضر اللہ خاں اور آغا شورش کشمیری نے تحریک تحفظ ختم نبوت کے سٹیج سے ملک بھر کے مرکزی مقامات اور اہم شہروں کے دورے کیے۔ اور تحریک کو بام عروج تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ الغرض مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبے نے اتنی شدت اختیار کر لی کہ آخر کار مسٹر ذوالفقار بھٹو کی حکومت کو یہ مسئلہ اپنے ہاتھ میں لینا پڑا۔ یاد رہے کہ تحریری طور پر دستور میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے ممتاز اہل حدیث عالم دین مولانا محمد حنیف ندوی نے کیا۔ یہ بھی یاد رہے کہ تکفیر مرزا کا فتویٰ مولانا محمد حسین بنالوی نے لکھا اور سب سے پہلے اس فتویٰ پر حضرت میاں نذیر حسین نے دستخط کیے۔ اس کے بعد متحدہ ہندوستان کے بلاد و قصبات سے تمام مسالک کے علماء کرام سے دستخط کرائے گئے۔ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ میں اس مسئلے پر تحقیق اور بحث و تجویز شروع ہوئی۔ قادیانیوں کو بھی اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت تھی مگر وہ کتاب و سنت کے مستحکم دلائل کے سامنے بے بس ہو گئے۔

قادیانیوں نے ارکان پارلیمنٹ پر اندرونی و بیرونی دباؤ ڈالے مگر اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ آخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو بالاتفاق قادیانی گروہ بہر دو وصف قادیانی اور لاہوری تمام اراکین قومی اسمبلی کی اجتماعی جدوجہد کے نتیجے میں غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ قومی اسمبلی نے جو قرار داد منظور کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

”جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت مطالعہ پر ایمان نہ رکھے اور آپ کو آخری پیغمبر ﷺ تسلیم نہ کرے یا جو شخص کسی بھی شکل اور لفظ نبوت کی کسی بھی تعبیر کے مطابق نبوت کا مدعی ہو۔ اسی طرح جو شخص ایسے کسی بھی مدعی نبوت پر ایمان لائے یا اسے مجدد دین سمجھے وہ دستور و قانون کی نگاہ میں غیر مسلم ہے۔“

غیر مسلم اقلیت قرار پا جانے کے بعد خیال تھا کہ دینی و سیاسی محاذ پر قادیانیوں کی منفی اور جارحانہ سرگرمیاں کم ہو جائیں گی اور ملت اسلامیہ ان کے شر اور فتنہ سے محفوظ ہو سکے گی۔ لیکن یہ اندازہ صحیح نہ نکلا۔ اس گروہ نے نئی منصوبہ بندی کے تحت جو بین الاقوامی ۱۹۷۷ء سے پہلے ان کی جارحانہ کاروائیوں اور عالم اسلام کے خلاف ان کی سازشوں میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ان کے حامی، رازداں اور پردہ پوش تھے وہ نام نہاد بنیادی انسانی حقوق کی دہائی دے کر ان کی مظلومیت کی تشہیر میں مصروف ہو گئے۔ اس طرح ہر جگہ ان کی سازشیں جاری ہیں۔ ان حالات کے تذکر کے لیے ضروری ہے کہ دینی جماعتیں متحد ہو کر پارلیمنٹ کی قرار داد پر کما حقہ عمل درآمد کروائیں اور مرزائیوں کے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دیں۔ کیونکہ یہ لوگ آئین کے باغی ہیں۔

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبد الستار الحما و مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلطان کالونی میاں چنوں خانوال پاکستان

رابطہ: نماز مصر

تالماز مغرب

فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178526

hamma.d331.6@yahoo.com

احکامِ خمسائے مکمل

مانع حیض ادویات کا استعمال

سوال

فریضہ حج کی آمد آمد ہے اس کے متعلق خواتین کو ایک مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ وطن واپسی کی سیٹ کفرم ہوتی ہے وہ اکیلی سفر بھی نہیں کر سکتیں دوسری طرف وہ ایام حج میں عارضہ ایام سے دوچار ہو جاتی ہیں کیا ایسے حالات میں مانع حیض ادویات کا استعمال شرعاً جائز ہے؟ تاکہ کسی قسم کی مشکلات سے دوچار نہ ہوں۔

جواب

بلاشبہ ایام کے متعلق عورتوں کی مشکلات ایک ایسے سمندر کی طرح ہیں جس کا کوئی کنارہ نہ ہو۔ تاہم اس طرح کی مشکلات روزِ اول ہی سے خواتین کو آتی رہی ہیں اس لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، شریعت میں اس کا حل موجود ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم حج کے ارادہ سے عازم مکہ ہوئے، جب ہم صرف مقام پر پہنچے تو مجھے ایام آگئے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے تو میں شدتِ افسوس سے رو رہی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے۔ تم طواف بیت اللہ کے علاوہ حج کے تمام اعمال ادا کرتی رہو۔“ (بخاری: الحیض: ۲۹۴)

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایام سے فراغت کے بعد طوافِ افاضہ کر لیا اور جاتے وقت عمرہ بھی ادا کیا جب کہ دیگر احادیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔ (بخاری: الحیض: ۳۱۶)

اسی طرح روانگی کے موقع پر طوافِ وداع سے قبل حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ عارضہ پیش آگیا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا اس نے طوافِ افاضہ نہیں کیا؟“ جواب دیا گیا کہ انہوں نے طوافِ افاضہ تو کر لیا ہے آپ نے فرمایا کہ ان کے لیے طوافِ وداع ضروری نہیں اسے ہمارے ساتھ مدینہ روانہ ہونا چاہیے۔“ (بخاری: الحیض: ۳۲۸) یعنی حائضہ عورت سے طوافِ وداع ساقط ہے۔

ہمارے رجحان کے مطابق خونِ حیض کا خروج ایک طبعی معاملہ ہے اسے روکنا کئی ایک جسمانی عوارض کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے اور اس کے منفی اثرات عورت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق عورتوں کے دماغی امراض خونِ حیض کی بندش کی بناء پر ہوتی ہیں، اس لیے خواتین کو چاہیے کہ وہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہیں صبر و استقامت سے کام لیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر و ثواب سے محروم نہیں کرے گا۔ اگر کبھی ایسی ضرورت سے دوچار ہونا پڑے جہاں مانع حیض ادویات کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے تو درج ذیل تین شرطوں کے ساتھ انہیں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ① جسمانی طور پر کسی نقصان کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ بلاوجہ اپنے جسم کو عوارض کے حوالے کرنا درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ② ایسی ادویات کا استعمال خاوند کی اجازت سے کرنا چاہیے کیونکہ حصولِ اولاد خاوند کا حق ہے اور اس حق میں رکاوٹ پیدا کرنا شرعاً جائز نہیں۔ ③ ان کے استعمال میں شرعی ضرورت کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ سوال میں ضرورت شرعی کا ذکر ہے۔ بلاوجہ ان کا استعمال جائز نہیں یا غیر شرعی ضرورت پیدا کر کے اس کا جواز پیدا کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔

حافظ ابن رجب نے مسند سعید بن منصور کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق لکھا ہے ان سے پوچھا گیا جو عورت حیض مؤخر کرنے کے لیے کوئی دوا نوش کرے تا کہ وہ اپنے ہم سفر محرم کے ساتھ واپس جاسکے تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ انہوں نے اس کے لیے پیلو کے پتوں کو تجویز کیا، یعنی ان کی پتوں کو رگڑ کر بدرقہ نوش کیا جائے یا انہیں پانی میں جوش دے کر استعمال کیا جائے۔ (فتح الباری لابن رجب: ج ۲ ص ۸۱)

اسی طرح حنابلہ کے متعلق امام ابن قدامہ نے لکھا ہے: ”اگر کوئی عورت انقطاعِ حیض کے لیے دوا نوش کرتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ دوا اس کام کے لیے معروف ہو۔“ (مغنی لابن قدامہ: ج ۱ ص ۴۵۰)

ہمارے رجحان کے مطابق زندگی میں دو مقامات پر اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے: ① رمضان المبارک میں ایسی ادویات کا استعمال کرنا تاکہ آرام اور سکون سے روزے رکھے جاسکیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کی رخصت دی ہے تو ہمیں خواہ مخواہ ان مضر صحت ادویات کو استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی خاتون شوقِ عبادت سے سرشار ہو کر ایسا کرتی ہے تو اس کے روزے صحیح ہیں اور اس پر طہارت کے احکام ہی لاگو ہوں گے۔ ② حج کے دوران مانع حیض گولیوں کا استعمال کرنا تاکہ اطمینان کے ساتھ مناسک حج ادا کیے جاسکیں تاہم اس کے متعلق بھی ہماری گزارش یہ ہے کہ جب اس عارضہ کی موجودگی میں مناسک حج ادا کیے جاسکتے ہیں مثلاً منیٰ میں جانا میدانِ عرفات میں ذکر و استغفار کرنا مزدلفہ میں مناسک حج ادا کرنا پھر منیٰ آکر جمرات کو نکر لیاں مارنا وغیرہ تو اس تکلف میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ طوافِ افاضہ کا معاملہ ہے اسے بھی انقطاعِ حیض تک مؤخر کیا جاسکتا ہے اگر

ایسا ممکن نہ ہو تو سعودی علماء کے فتویٰ کے مطابق لگوت باندھ کر طواف افاضہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ صفامروہ چونکہ مسجد حرام سے باہر ہے اس لیے دوران حیض سعی کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ طواف وداع بھی اس عورت سے ساقط ہے، ہم نے دیانتداری کے ساتھ اپنا موقف لکھ دیا ہے اگر کسی کو دلائل کیوجہ سے اتفاق نہ ہو تو مانع حیض ادویات استعمال کر کے فریضہ حج ادا کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم!

دوران احرام انڈرویئر کا استعمال

سوال کچھ لوگ جو فریضہ حج ادا کرتے ہیں وہ شلوار یا پاجامہ پہننے کے عادی ہوتے ہیں انہیں چادر پہننا بہت مشکل ہوتا ہے کیا وہ احرام کی چادر کے نیچے انڈرویئر (جائیکہ) پہن سکتے ہیں تاکہ ستر کھلنے کا اندیشہ نہ رہے؟

جواب دوران حج احرام کی دو چادریں پہنی جاتی ہیں ایک کو بدن پر اوڑھا جاتا ہے اور دوسری چادر کو بطور تہبند باندھا جاتا ہے۔ دوران حج احرام کی چادروں کے علاوہ سلع ہوئے کپڑے پہننے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”محرم آدمی قیص“ پکڑی شلوار اور کوٹ وغیرہ نہیں پہن سکتا۔“ (بخاری، الحج: ۱۵۴۲) ہم اس مقام پر یہ وضاحت کرنا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ سلع ہوئے کپڑوں سے وہ لابس ہے جو جسم کے مطابق جس کی سلائی کی گئی ہو اگر جسم کے مطابق جن کپڑوں کی سلائی نہ کی گئی ہو مثلاً چادر کا عرض یا طول کم ہے تو اس کے ساتھ مزید کپڑے کا سلائی کے ساتھ پیوند لگا دیا جائے تو ایسا کپڑا منع نہیں ہے۔ اس وضاحت کے بعد ہم صورت مسئلہ کا جائزہ لیتے ہیں کہ جو لوگ زندگی میں دھوٹی، لنگی یا تہبند پہننے کے عادی ہوتے ہیں ان کے لیے احرام کی چادریں پہننا آسان ہوتا ہے وہ تہبند باندھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرتے لیکن جن لوگوں نے زندگی بھر کبھی چادر نہ باندھی ہو ان کے لیے کافی مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ اگر تکلف سے باندھ لیں تو چادر کھلنے کا اندیشہ لاحق رہتا ہے۔ اگرچہ پٹی کر بند سے اس مشکل پر قابو پایا جاسکتا ہے اس کے باوجود بے پردہ ہونے کا خطرہ بدستور قائم رہتا ہے۔

ہمارے رجحان کے مطابق ایسے لوگوں کو احرام کی چادر کے نیچے انڈرویئر، جائیکہ اور نیکر وغیرہ پہننے میں چنداں حرج نہیں کیونکہ اصول فقہ کا قاعدہ ہے: ”ضرورت کے پیش نظر بعض ممنوع چیزیں بھی مباح ہو جاتی ہیں“ لیکن ضرورت سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ چنانچہ جو لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاکی بردار تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں احرام کی چادر کے نیچے نیکر پہننے کی اجازت دے رکھی تھی۔ (صحیح بخاری، الحج، باب نمبر ۱۸) حافظ ابن حجرؒ نے مزید روایات کی روشنی میں اس سے متعلق روایات کی بایں طور وضاحت فرمائی ہے کہ جو نو جوان ان کی پاکی اٹھانے پر مامور تھے، ہوا وغیرہ کے چلنے سے ان کی چادریں ادھر ادھر اڑتی تھیں اور ان کے بے پردہ ہونے کا اندیشہ لاحق رہتا تھا اس بناء پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حکم دیا کہ اپنی چادروں کے نیچے نیکر وغیرہ پہن لیا کریں جبکہ وہ بحالت احرام ہوتے تھے۔ (فتح الباری: ج ۳، ص ۵۰۱)

ملکی قوانین کی خلاف ورزی اور ادائیگی حج

سوال کچھ لوگ اپنا فرضی حج کر لیتے ہیں پھر نفلی حج کے لیے سعودی حکومت کو دھوکہ دیتے ہیں وہ اس طرح کہ مکہ میں احرام کے بغیر آجاتے ہیں پھر مکہ ہی سے احرام باندھ کر حج کرتے ہیں آتے وقت حکومت کو یہ باور کراتے ہیں کہ ان کا ارادہ حج نہیں ہے ایسے لوگوں کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

جواب گورنمنٹ سعودیہ نے حفاظتی اقدامات کے پیش نظر نفلی حج کرنے پر پابندی لگا رکھی ہے کیونکہ اس نے حجاج کی حفاظت و سہولت کے لیے انتظامات کرنا ہوتے ہیں البتہ فرض حج پر کوئی پابندی نہیں۔ سوال میں جن کا ذکر ہوا ہے انہوں نے دو طرح سے خلاف ورزی کی ہے:

① حکام وقت کی مخالفت کی ہے حالانکہ ان کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے بشرطیکہ اس کا تعلق کسی معصیت یا گناہ سے نہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کا کہا مانو اور ان حاکموں کا بھی جو تم میں سے ہوں۔“ (النساء: ۵۹)

اس آیت کریمہ میں ”اولی الامر“ سے مراد حکمران وقت ہیں ان کی اطاعت اس صورت میں ہوگی جب وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے خلاف نہ ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اطاعت صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔“ (صحیح بخاری، الاعتصام: ۷۲۵۷) سعودی حکومت جو حجاج کی خدمت میں پیش پیش ہے حج کے معاملات میں ان کی حکم عدولی نہیں کرنا چاہیے۔

② دوسری خلاف ورزی یہ ہے کہ یہ لوگ مقررہ میقات سے احرام نہ باندھ کر اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی میقات سے احرام باندھیں اس خلاف ورزی کی بناء پر انہیں فدیے کے طور پر ایک جانور ذبح کرنا ہوگا۔ جس کا گوشت مکہ مکرمہ کے فقراء میں تقسیم کر دیا جائے۔ چونکہ میقات سے احرام باندھنا واجب ہے اور واجب کے ترک پر فدیہ کی ادائیگی ضروری ہے۔ بہر حال ایسے لوگوں کا حج تو صحیح ہے بشرطیکہ وہ فدیہ ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار کریں البتہ ملکی قوانین کی خلاف ورزی پر انہیں گناہ ضرور ہوگا۔ واضح رہے کہ یہ قوانین کتاب و سنت کے منافی نہیں بلکہ ہمارے اپنے مفاد میں ہیں۔ لہذا ان کا احترام بھی ضروری ہے۔ واللہ اعلم!

امام خطیب مسجد نبوی
مصلح البدر

موت سے پہلے توبہ کیجیے!

مترجم — جناب حافظ محمد سرور — نظر ثانی — جناب حافظ عبدالحمید ازہر

الحمد للہ! ساری تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمتوں کو کوئی گننے والا گن نہیں سکتا، جس نے گناہ سے باز آ جانے والے اور گناہ سے توبہ کرنیوالے کے حق میں ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ﴾ (الأنفال: ۳۸)

”اے نبی! ان کافروں سے کہو کہ اگر اب بھی یہ باز آ جائیں تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اس سے درگزر کر لیا جائے گا۔“

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سرور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور پیغمبر ہیں جو فضل و شرف اور خیر کی انتہاء پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحمتیں اور سلامتی نازل کرے آپ ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل پر، آپ ﷺ کے صحابہ پر اور ہر اس شخص پر جو ان کے نقش قدم پر چلے۔

حمد و ثناء کے بعد: اے اہل اسلام! اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ کے ڈر سے مسرت نصیب ہوتی ہے پریشانی اور تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔

ہر لمحہ اللہ کے ڈر کا دامن تھامے رکھو، اس کا پھل تم حساب کتاب کے طویل دن میں پا لو گے، اللہ کا ڈر بہترین اثاثہ اور گراں بار مسافر کے لیے بہترین زادِ راہ ہے۔ ایسی طویل و عریض زندگی میں کوئی خیر نہیں ہوتی جو اللہ کے ڈر سے خالی ہو۔

اے پیروانِ اسلام! موت مسلسل مخلوق کی گھات میں ہے، حادثاتِ یتیم اس کے تعاقب میں ہیں اور آفتیں ہمہ وقت اس کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ چنانچہ اے آنکھوں سے دیکھنے اور کانوں سے سننے والے! تنبیہ تجھ تک پہنچ چکی ہے اور تنبیہ کے کلمات مسلسل تیرے سامنے دہرائے

جار ہے ہیں۔

اس لیے عاجزی کے ساتھ اپنے آقا کے دروازے پر پلٹ آ، معافی مانگتے ہوئے اس کے درِ رحمت سے چٹ جا، اس کے سامنے دستِ احتیاج پھیلا اور عاجزی اور زاری کے ساتھ اسے کہہ

”اے میرے معبود! تیرا گناہگار بندہ اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے تیرے پاس آیا ہے اور تجھے پکار رہا ہے۔ اگر تو مجھے معاف کر دے گا تو معاف کرنا ہی تیری شان ہے اور اگر تو مجھے دھتکار دے گا تو تیرے سوا کون ہے جو مجھ پر رحم کرے گا۔“

اے گناہوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے انسان! اے تکبر کے میدان میں اپنی غفلت کی باگیں کھلی چھوڑ دینے والے! اے خواہشِ نفس کے ہاتھوں اندھا، بہرا، بد بخت، نامراد اور بیمار ہو جانے والے! اے مالک کو لٹکانے والے! اے آقا کی پکڑ سے بے خوف ہو کر اس کی نافرمانی کرنے والے! اپنی خطاؤں سے توبہ کر اور اپنے آقا سے معافی مانگ۔

گناہوں سے توبہ کر اور ڈر کے مارے ان گناہوں پر رد جو تیرے نامہ اعمال میں درج ہو چکے ہیں۔ ایسے آدمی کا کیا حشر ہوگا جو بغیر توبہ کے اپنے پروردگار کے پاس پہنچ جائے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ رات کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کر لے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کر لے، یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔“ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لی، اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔“ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک اس پر نزع کی حالت طاری نہ ہو۔“ (اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔)

اس لیے ہنسی میں جان کے انک جانے، نزع کی کیفیت طاری ہونے اور ناگہانی موت کے آنے سے پہلے پہلے توبہ کر لو۔

﴿قُلْ يُعْبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (الزمر: ۵۳)

”(اے نبی!) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو غفور و رحیم ہے۔“

اے اللہ! ہمیں غفلتوں سے بیدار کر دے اور موت سے پہلے پہلے تجی توبہ کی توفیق دے۔ اے سننے والے!! اے قریب! اے دعائیں قبول کرنے والے!

دوسرا خطبہ:

حمد و ثناء کے بعد:

اے اہل اسلام! اللہ سے ڈرو، اس کی فرمانبرداری کرو، اسے نگیہان جانو اور اس کی نافرمانی سے بچو۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۰۲)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔“

جادو کی حقیقت

بقیہ

کہ ان کافروں کے پاس نہیں جانا چاہیے۔ بلکہ اسلام نے اس کام کی طرف رہنمائی کی ہے۔

① حضرت ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: [مَنْ تَصَبَّحَ سَبَّحَ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَصُرْ ذَلِكَ إِلَيْهِ يَوْمَ سَمٍ وَلَا سِحْرٍ] (باب السحر، بخاری) ”آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔“

② سورۃ الناس، اور سورۃ الفلق کی تلاوت کثرت سے کی جائے۔

حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے: جب آپ ﷺ پر جادو کیا گیا اور آپ ﷺ کو بتایا گیا فلاں نے کیا ہے اور فلاں کنویں میں بالوں پر اور ایک تانت ملی جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ہر گرہ پر ایک سوئی چھپی تھی۔ پھر اللہ نے یہ دونوں سورتیں یعنی الفلق اور الناس اتاریں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو پڑھا تو اللہ نے آپ ﷺ کو شفاء عطا کی۔ (ابن کثیر: ۱۱۳/۳ ص ۶۰۰)

③ جب آپ ﷺ پر جادو ہوا تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: ”اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں!“ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی:

[بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِقْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُوْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ أَلَسَّ بِشَيْئِكَ] (ابن کثیر: ۱۱۳/۴ ص ۵۹۹) (ترمذی: ابواب الجنائز، باب ما جاء في التعوذ)

”اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تجھے ”دم کرتا ہوں ہر اس بیماری سے جو تجھے دکھ پہنچائے اور ہر حاسد کی برائی اور بد نظر سے اللہ تجھے شفا دے۔“

⑤ حضرت کعب الاحبارؓ فرماتے ہیں: اگر یہ چند کلمات نہ ہوتے جن کو میں پابندی سے پڑھتا ہوں تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ وہ کلمات کیا تھے؟ تو آپؓ نے یہ کلمات بتائے:

[أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ

اے اہل اسلام! خیر القرون کے ائمہ دین اور پیشوایان ہدایت۔ کے چند ایک اقوال پر غور فرمائیے۔ وہ کہہ کر رہے تھے کہ

”توبہ میں کبھی تاخیر نہ کرو کیونکہ موت۔ اچانک آتی ہے۔“

اسی طرح کہا جاتا تھا:

”گناہ: بیماری ہے اور استغفار اس بیماری کا علاج اور شفاء یہ ہے کہ آدمی توبہ کرے اور پھر کبھی وہ گناہ نہ کرے۔“

اسی طرح وہ فرمایا کرتے تھے:

”توبہ کی علامت یہ ہے کہ سابقہ گناہوں پر آنسو بہائے جائیں، آئندہ گناہ کے ارتکاب سے ڈرا جائے اور برے دوستوں کی صحبت چھوڑ کر نیک لوگوں کی رفاقت اختیار کی جائے۔“ اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو توبہ اور استغفار کرتے ہیں اور جن کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو توبہ اور استغفار کرتے ہیں اور جن کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اے رحم کرنے والے! اے بخشنے والے اور اے توبہ قبول کرنے والے!

اے اللہ! ہمارے بیماروں کو شفاء عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے بیماروں کو شفاء عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے بیماروں کو شفاء عطا فرما۔ پریشان لوگوں کی پریشانیاں دور فرما، اے اللہ! پریشان لوگوں کی پریشانیاں دور فرما، اے اللہ! پریشانوں کی پریشانیاں دور فرما، ہمارے فوت شدگان پر رحم فرما، ہمارے قیدیوں کو رہائی عطا فرما اور ہمارے ساتھ دشمنی کرنے والے کے خلاف ہماری مدد فرما۔

اے اللہ! اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے! ناتواں مسلمانوں کا والی بن جا۔ اے اللہ! ظالموں اور سرکشوں کو پکڑ لے، اے اللہ! ظالموں اور سرکشوں کو پکڑ لے اور اے پروردگار عالم اپنے توحید پرست بندوں کی مدد فرما۔

اے اللہ! اے کریم! اے عظیم اور اے رحیم! ہماری دعا سن لے اور ہماری پکار کو اپنی بارگاہ میں باریابی عطا فرما۔ آمین!

أَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُخَالِفُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِإِسْنَاءِ اللَّهِ الْحُسْنَى كَلِمَاتٍ، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرٍّ وَذَرَّةً (موطا امام مالک، باب التعوذ عند النوم) (معارف القرآن: ۱۰۲/۲)

”میں اللہ عظیم کی پناہ پکڑتا ہوں جس سے بڑا کوئی نہیں اور پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے ان مکمل جملوں کے ساتھ جن سے کوئی نیک و بد آگے نہیں نکل سکتا اور پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے تمام اسماء حسنی کے ساتھ (جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا ہر اس چیز کے شر سے جس کو اللہ نے پیدا کیا اور جو دودیا اور پھیلایا۔“

⑤ اور اس کے علاوہ حضرت وہبؒ فرماتے ہیں: میری کے سات پتے لے کر سل بنے پر مالیدہ بنا کر پانی میں ملا کر پھر اس میں آبیہ الکری پڑھ کر دم کر کے جس پر جادو کیا گیا ہے اسے تین گھنٹ پلائے جائیں اور باقی میں پانی ملا کر غسل کیا جائے تو ان شاء اللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔ یہ عمل خصوصیت کے ساتھ اس آدمی کے لیے اچھا ہے جو اپنی بیوی سے روک دیا گیا ہو۔ (ابن کثیر: ۱۰۲/۲ ص ۱۵۹) ●●

فریضہ حج کی شرائط

بقیہ

لیں اور حج کا خرچ ۳ ہزار روپے رکھیں تو ہمارے پاس فرض کی رقم کتنی ہوگی۔ ۱۰۰ ملین میں سے صرف ۳ ہزار کم ہوگی پھر بھی تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ تمہارے پاس حج کی استطاعت نہیں۔

پس اگر کوئی شخص ان شرائط پر پورا اترتا ہے تو اسے چاہیے کہ حج کے لیے تاخیر کرنے کی بجائے عجلت سے کام لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿فَاسْتَيْسِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ ”کیوں کی جانب دوڑ لگاؤ“ نیز ﴿سَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ ”اپنے رب کی مغفرت کی جانب تیزی سے دوڑو۔۔۔۔۔“ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بھی حج کا ارادہ کیا اسے چاہیے کہ جلدی کرے کیونکہ کوئی بیمار بھی ہو سکتا ہے یا سواری اس سے کھو بھی سکتی ہے یا کوئی اور ضرورت بھی اس کو لاحق ہو سکتی ہے۔ پس جب حج کے واجب ہونے کی تمام شرطیں پوری ہوتی ہیں تو انسان کے لیے جائز نہیں کہ حج کو مؤخر کرے بلکہ اسے جلد سے جلد حج سے فارغ ہو جانا چاہیے۔

حج کے دینی فائدے

ترجمہ: جناب مولانا عبدالہادی العمری

حج اسلام کا ایک اہم فریضہ اور عبادت ہے جس میں کمیتوں اور مصلحتوں کے خزانے بھرے پڑے ہیں جو انسان کے لیے دنیا اور آخرت کی سر بلندی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اس لیے حج ہر مکملہ گویا صاحب حیثیت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت اور رسول اکرم ﷺ کی رسالت کی شہادت اقامت صلوٰۃ زکوٰۃ کی ادائیگی رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔“ (بخاری، مسلم)

مختلف احادیث میں اس کی مزید وضاحت موجود ہے۔ حج کی فرضیت سن نو یا دس ہجری میں ہوئی۔ حج کے اہم فائدوں میں سے ایک یہ ہے کہ انسان اس کی وجہ سے دنیوی الائش سے اپنے آپ کو پاک و صاف کر سکتا ہے جیسے کہ فرمان نبوی ہے جو اس گھر کی زیارت (چاہے عمرہ کے لیے ہو یا حج کے لیے) اس طرح کرے کہ اس دوران وہ ظاہری اور باطنی گناہوں سے بچا رہے تو وہ ایسے واپس لوٹے گا جیسے کہ آج ہی اس کی پیدائش ہوئی ہو۔ (بخاری، مسلم)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرہ دوسرے عمرے سے بہتر ہے۔“ (بخاری، مسلم)

لیکن یہ عظیم صلہ اس بندہ خوش نصیب کے لیے ہے جو حج یا عمرہ شرعی اصولوں و احکام کی روشنی میں انجام دے۔ یقیناً وہ اس گھر کی عظمت اور یہاں کی دعاؤں کی برکت کے نتیجے میں پاک و صاف ہو کر واپس اپنے وطن لوٹے گا جو سب سے بڑی نعمت ہے۔ بلکہ انبیاء کرام کی دنیا میں بعثت کا اہم مقصد یہی ہے کہ وہ انسانوں کا تزکیہ کریں انہیں اندرونی بیماریوں و عیوب سے پاک کریں اور اخلاقی بلندیوں پر فائز کریں۔ قلب و دماغ کے تزکیہ کے لیے ایک بڑا ذریعہ نمازوں کی پابندی زکوٰۃ کی ادائیگی روزوں کا اہتمام اور شرعی طریقہ سے حج کی انجام دہی ہے۔ چنانچہ ایک حاجی

جب احرام کے سیدھے سادے لباس میں تبلیہ بلند کرتا ہے:

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

”حاضر ہوں میں میرے مولا! حاضر ہوں! تیرا کوئی شریک اور ساجھی نہیں۔“

گویا لبیک کا ترانہ توحید الہی کی شہادت اور عظمت الہی کا اعتراف ہے کہ ہم ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو بری کر رہے ہیں کہ الہی! تیرے سوا نہ کوئی اس قابل ہے کہ ہم اس کی بندگی کریں اور نہ ہی کوئی اس قابل ہے کہ ہم اپنی معصیتوں میں اس کی طرف نظر اٹھائیں اور نہ ہی کوئی اس قابل ہے کہ ہماری کسی معصیت کو دور کر دے۔ تبلیہ کو بلند آواز سے پڑھنے میں یہی حکمت ہے کہ اس توحید کو نہ صرف قبول کریں بلکہ اس کا اعلان کریں۔

چنانچہ حج کے اہم فائدوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنی عبادت میں اخلاص اور لہبت پیدا کرنا سکھے بلکہ کعبۃ اللہ کی بنیاد ہی اسی توحید پر ہے۔ جیسے کہ فرمان الہی ہے کہ جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کی تعمیر کا حکم دیا تا کہ کوئی میرے ساتھ شرک نہ کرے اور میرے گھر کا طواف کرنے والوں قیام کرنے والوں رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک و صاف رکھا جائے۔ لہذا اس گھر کی تعمیر کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ندا دی کہ لوگو! اس گھر کی طرف چلے آؤ اور اللہ نے اس ندا کو دور دور تک پہنچایا۔ چنانچہ اس وقت سے آج تک یہ گھر عبادت کرنے والوں سے ایسا آباد ہے کہ اس کی مثال کسی اور جگہ نہیں دی جاسکتی اور ہر آنے والا مختلف فائدوں سے مالا مال ہو کر واپس لوٹتا ہے۔ حج کے اہم فائدوں میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے ملاقات کر کے ان کے دکھ سکھ کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ایک دوسرے کے لیے خیر خواہی اور عطا و نصیحت کا کام اور خیر بھلائی میں آپس میں تعاون کریں اور جو کچھ رشد و ہدایت کی باتیں ہیں وہ ایک دوسرے کے درمیان عام کریں تا کہ دعوت و تبلیغ کا کام بھی انجام پاسکے۔ کیونکہ یہیں سے دینی دعوت پھیلی اور توحید کی کرنیں پھوٹیں لہذا زائرین بیت اللہ کو چاہیے کہ کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی میں موجود علماء کرام سے خصوصی طور پر استفادہ کریں

اور علماء کرام کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ بطریق احسن انجام دیں۔ غرض یہ دن سکھنے سکھانے کے ہیں چاہے قیام مکہ مکرمہ میں ہو یا قوف منیٰ عرفات یا مزدلفہ یا زیارت مسجد نبوی کے دن ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے حق میں پیکر محبت بن جائے۔ درس و تدریس کے معاملات میں آدمی کو بجز واکساری اختیار کرنی چاہیے کیونکہ تکبر علمی راستوں کو بند کر دیتا ہے اور متکبر شخص دینی خزانوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ مشہور تابعی حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ علم شرم مانے اور تکبر کرنے والے حاصل نہیں کر سکتے۔ لہذا اس میں مردوں اور خواتین کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ ویسے بھی علم دین کے حصول کی اس قدر فضیلت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو علم کی تلاش میں چلے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دے گا۔“ اور ایک صحیح حدیث میں علم کی بڑی عمدہ مثال بیان کی گئی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم دے کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اس بارش کی ہے جو زمین پر برسی ہے لیکن زمین اپنی صلاحیت کے مطابق مختلف اثر دکھاتی ہے۔ ایک حصہ زمین کا وہ ہے جو زرخیز ہے بارش کا پانی گرتے ہی وہاں سے سبزہ لہلہا اٹھتا ہے اور ایک حصہ ایسی نشیبی زمین کا ہے جہاں سبزہ تو نہیں اٹھتا لیکن پانی وہاں رک جاتا ہے انسان اور مویشی اس سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اور ایک حصہ ایسی چٹیل زمین کا ہے جہاں نہ سبزہ اگتا ہے اور نہ ہی پانی وہاں رکتا ہے۔ بلکہ بہہ جاتا ہے۔ یہی مثال علم دین حاصل کرنے والوں کی ہے کہ کچھ خود بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان کے ذریعہ دوسرے بھی مستفید ہوتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو خود تو عمل نہیں کرتے لیکن دوسرے ان کے علم سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو نہ خود فائدہ اٹھاتے ہیں اور نہ ان سے کوئی دوسرا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لہذا حج کے اس موقع پر علم دین کی نشر و اشاعت کے لیے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے لیکن علم دین سے مراد وہ علم ہے جو خالص قرآن و سنت سے ماخوذ ہو۔ قرآن و سنت کو چھوڑ کر شخصی آراء اور لوگوں کے نظریات اور خیالات پر اصرار کا یہ موقع نہیں اور وہ لوگ صحیح معلومات کے بغیر دوسروں کے لیے مسائل بیان کرتے ہیں یہ بھی سخت غلطی ہے کیونکہ مطلوب علم کے بغیر مسائل بیان کرنا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ حج کا ایک اہم فائدہ نوافل تلاوت قرآن مجید طواف بیت اللہ اور ذکر واذکار کی کثرت ہے لہذا تمام حجاج اور زائرین بیت اللہ کو چاہیے کہ قیام مکہ کے دوران زیادہ سے زیادہ اپنا وقت نوافل طواف ذکر واذکار اور تلاوت قرآن مجید

فرضیت حج کی شرائط

ترجمہ
فضیلۃ الشیخ محمد صالح العثیمین

ترجمہ
مختصر مدعا نشہ مختار احمد ندوی

حج اسلام کا ایک رکن ہے جس پر اسلام کی بنیاد قائم ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامَةَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجَّ بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ“

حضور ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے: شہادت نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج۔“

تمام مسلمان فرضیت حج پر متفق ہیں کوئی مسلمان بھی حج کی فرضیت سے اختلاف نہیں رکھتا کہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ حج فرض ہے لیکن اس کی فرضیت کچھ شرائط کے ساتھ منسلک ہے۔

ان شرائط میں پہلی چیز اسلام ہے۔ اسلام کفر کی ضد ہے کافر پر نہ توج فرض ہے نہ ہی اسے اس کا حکم دیا جائے گا۔ کافر سے سب سے پہلے اسلام قبول کر لینے کو کہا جائے گا۔ اس کے بعد نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا۔ اس کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا جائے گا۔ اس کے بعد اسلام کے بقیہ احکام کا حکم دیا جائے گا۔ اگر کوئی کافر حج کرتا ہے تو اس کا حج صحیح نہیں ہوگا۔ اسی بناء پر ایک اہم سوال جو مشکل بن سکتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا تارک صلوٰۃ کا حج صحیح ہوگا اور اس کا حج مقبول ہوگا یا نہیں؟ جس کا جواب یہ ہے کہ ایسے شخص کا حج قبول نہیں ہوگا کیونکہ ایسا شخص غیر مسلموں میں شمار کیا جائے گا اور ممکن ہے کہ ایسے شخص کا حدود حرم میں داخلہ بھی جائز نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾

”اے ایمان والو! بے شک مشرک نجس ہیں لہذا وہ اس سال کے بعد مسجد الحرام کے قریب نہ آئیں۔“

اور اگر کسی شخص کی دوستی غیر نمازی کے ساتھ ہے تو ایسے شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنے دوست سے کہے کہ تم

حج کی دوسری شرط بلوغت ہے بلوغت صغر کی ضد ہے کسی نابالغ پر حج واجب نہیں۔ البتہ اس کا حج صحیح ہوگا لیکن اس کی جزاء اسے نہیں ملے گی۔ حج کے صحیح ہونے کی دلیل یہ حدیث ہے کہ ایک عورت نے رسول اکرم ﷺ کی جانب اپنے بچے کو اٹھاتے ہوئے سوال کیا ”اے اللہ کے رسول! کیا اس بچے کا حج ہو سکتا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں اور اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔“ آپ ﷺ کے اس فرمان سے یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا چھوٹے بچوں کو حج کروانا چاہیے یا نہیں؟ ہم کہیں گے کہ فی زمانہ مشقت اور اثڑہام کے پیش نظر چھوٹے بچوں کو حج نہ کرایا جائے اور جب کہ اللہ رب العزت نے بچوں پر حج فرض نہیں قرار دیا تو ہمیں اس سہولت کا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ نیز اکثر علماء کرام کا خیال ہے کہ انسان جب اپنے بچے کے لیے طواف کرتا ہے تو یہ طواف اس کے لیے کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ اسے پہلے اپنا طواف کرنا چاہیے بعد میں اپنے بچے کا طواف کرنا چاہیے اور بے شک یہ امر کافی مشقت طالب ہے۔ نیز ایسے لوگ جن کے ساتھ نابالغ بچے پچیاں ہوں توج کے دوران نہ انہیں راحت نصیب ہوگی اور نہ ہی ان کے گھر والوں کو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے آسانیاں پسند کرتا ہے تکلیف اور مشقت پسند نہیں کرتا۔

وجوب حج کی تیسری شرط بوش و حواس جس کی ضد جنون ہے۔ اگر انسان بلوغت سے قبل ہی مجنون اور مضبوط الحواس ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہوتا کیونکہ وہ مرفوع القلم ہے اگرچہ وہ کسی مالدار شخص کی اولاد ہی کیوں نہ ہو کہ ایسے مجنون شخص پر حج نہیں اور نہ ہی ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کا حج ادا کریں کیونکہ اس سے حج ساقط ہو چکا ہے جس طرح سے زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے ارکان اس سے ساقط ہو جاتے ہیں۔ وجوب حج کی چوتھی شرط حریت ہے جو غلامی کی ضد

ہے۔ غلام پر حج واجب نہیں لیکن اس کا حج صحیح ہوگا مگر اس کو جزا نہیں ملے گی۔ اس کی مثال بچے کے حج کی طرح ہے جس پر حج واجب نہیں ہوتا۔ البتہ اس کا حج صحیح ہوتا ہے لیکن اس کی جزا اسے نہیں ملتی اس کا مطلب یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد اسے دوبارہ حج کرنا پڑے گا۔ بالکل اسی طرح غلام پر حج فرض نہیں۔ البتہ اس کا حج صحیح ہوگا لیکن اس کے لیے کافی نہیں۔ مطلب یہ کہ اگر غلام آزاد ہو جائے تو اسے دوبارہ حج کرنا پڑے گا اور یہی قول اکثر علماء کے نزدیک مشہور ہے۔

پانچویں اور آخری شرط استطاعت ہے۔ ارشاد ربانی ہے ﴿مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ اللہ کے اس قول سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کسی غریب اور فقیر شخص پر حج واجب نہیں۔ الا یہ کہ وہ مکہ سے قریب رہتا ہو اور اس کے لیے اپنے قدموں پر پیدل چل کر جانا ممکن ہو ایسے شخص پر حج واجب ہے۔ لیکن اگر کسی فقیر کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ وہ سواری کر کے مکہ پہنچ سکے تو اس پر حج واجب نہیں۔ لیکن اگر فرض کر لیا جائے کہ ایسا شخص محنت اور مشقت سے کام لے کر لوگوں کے ساتھ جائے اور حج کرے تو کیا اسے اس حج کا ثواب ملے گا یا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی غیر مستطیع شخص نے بہت ہی مشقت اور تکلیف کے ساتھ حج کیا تو اس کا حج صحیح ہوگا اور اسے اس کی جزا ملے گی۔

استطاعت سے مراد یہ بھی ہے کہ انسان مقروض نہ ہو کیونکہ مقروض شخص پر غیر مستطیع ہونے کی وجہ سے حج واجب نہیں۔ قرض آدمی کا حق ہوتا ہے جو کہ حرس اور لالچ پر مبنی ہوتا ہے اور آدمی اپنے حق میں نرمی نہیں برتتا۔ اگر تم نے دنیا میں اس کا حق ادا کر دیا تو ٹھیک و گرن آخرت میں تمہارے نیک اعمال سے وہ اپنے حق کی وصولی کرے گا۔ لیکن اللہ کا حق غفو و درگزر پر مبنی ہوتا ہے اسی لیے مقروض شخص پر واجب نہیں ہوتا، لیکن اگر قرض کی ادائیگی قسطوں میں ہو رہی ہو تو ایسے شخص پر حج فرض ہے کیونکہ وہ مستطیع شمار ہوگا، لیکن اگر وہ قرض ادا کرنے کا قابل نہیں تو اس پر حج واجب نہیں ہوگا۔ اگرچہ قرض کی رقم بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں حج کا خرچ کس طرح پورا کر سکتا ہوں جبکہ میں نے قرض کی کچھ بھی ادائیگی نہیں کی۔ ہم کہیں گے کہ یہ نظریہ غلط ہے اگر ہم ایک ملین روپے قرض

اذان کا گھر

تحریک

جناب مولانا عبدالملک مجاہد
(سعودی عرب)

قاضی ابوالحسن محمد بن عبدالواحد ہاشمی

”قاضی ابوالحسن محمد بن عبدالواحد ہاشمی محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی اولاد میں سے تھے وہ البرقانی کے بقول ثقہ راوی حدیث فاضل اور عابد و زاہد تھے۔“ (تاریخ بغداد: ۳۶۰-۳۵۹/۲)

ایک تاجر کے حوالے سے بیان کرتے ہیں اس تاجر کا بیان ہے کہ بغداد کے ایک امیر (گورنر) کے ذمہ میرا بہت سا مال تھا۔ میں نے جب اس سے اپنے مال کا مطالبہ کیا تو وہ مال منول کرنے لگا بلکہ میرا حق دینے سے انکار کر دیا۔ میں جب بھی اس کے گھر جا کر اپنے مال کا تقاضا کرتا وہ مجھ سے چھپ جاتا اور اپنے نوکروں کے ذریعے سے مجھے اذیت دیتا۔ میں جب عاجز آ گیا تو اس مقدمے کو آگے بڑھایا اور جا کر وزیر کے پاس شکوہ کیا۔ مگر میری شکایت صدام صخر اثابت ہوئی۔ میں نے حکومت کے دیگر حکام و امراء کا دروازہ بھی کھٹکھٹایا مگر وہاں بھی میری شکایت نقار خانے میں طوطی کی آواز ثابت ہوئی۔ ادھر میرا مال غصب کرنے والا امیر مسلسل مجھے دھمکیاں دیتا رہا اور میرا مال لوٹانے سے انکار کرتا رہا۔

میں نے اپنے مال کے حصول کے لیے بڑی تنگ و دو کی جہاں جہاں اور جن جن سے مجھے امید تھی یا امید دلائی گئی میں وہاں شکایت لے کر پہنچا مگر میری تمام تر کوشش لا حاصل رہی۔ غرض میں مایوس ہو کر بیٹھ گیا اور اپنے دل کو یہ کہہ کر مطمئن کر لیا کہ اب اپنے مال کی واپسی کی امید رکھنا فضول ہے اور وقت کا ضیاع ہے۔ میرا دل مطمئن کیا ہوتا امیر (گورنر) کے اس رویے سے مجھے سخت تکلیف ہوئی۔ حزن و ملال اور غم و اندوہ کا جنم میرے دل و دماغ کو برابر کچوکچے دے رہا تھا۔ میں حیرانی و پریشانی کی کشمکش میں تھا کہ کہاں جاؤں؟ کس سے شکایت کروں؟ میرا دکھ کون سنے گا؟ میری دادرسی کون کرے گا؟ میں اسی فکر میں تھا کہ ایک آدمی نے مجھ سے کہا: فلاں خیاط (درزی) کے پاس کیوں نہیں جاتے جو مسجد کی امامت بھی کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ تمہارے اس مقدمے کا کوئی مثبت حل نکال دے۔ میں نے اس سے کہا:

”وما عسى أن يصنع خياط مع هذا الظالم وأعيان الدولة لم يقطعوا فيه؟“
”بجلا وہ خیاط اس ظالم امیر کا کیا کر سکتا ہے جبکہ حکومت کے سرکردہ لوگ بھی اس ظلم سے چھٹکارا نہیں دلا سکے۔“

اس آدمی نے مجھ سے کہا: تم نے آج تک جن جن سو رماؤں کے پاس امیر کی شکایت کی ہے وہ سبھی اس درزی امام کے سامنے بیچ میں اور امیر اس امام سے بہ نسبت دوسروں کے زیادہ ہی خوفزدہ ہے۔ تم اسی امام کے پاس جا کر اپنا مقدمہ پیش کرو ممکن ہے کوئی حل نکل آئے۔ چنانچہ میں نے اس آدمی کا مشورہ مان کر اس درزی امام کی خدمت میں جانے کا فیصلہ کر لیا جس کی اس نے نشاندہی کی تھی۔ امام کے پاس پہنچ کر میں نے اپنا مدعا اور اپنی حاجت بیان کی اور اس سلسلے میں جو ظلم و ستم مجھ پر ہوا تھا اس کا بھی تذکرہ کیا۔ میری بات امام نے غور سے سنی اور مجھے لے کر اس ظالم امیر کے پاس پہنچا۔ امیر اسے دیکھتے ہی اس کے استقبال کو اٹھ کھڑا ہوا اور انتہائی عزت و احترام کے ساتھ پیش آیا۔ درزی امام نے امیر سے صرف اتنا ہی کہا:

”ادفع الي هذا الرجل حقه وإلا أذنت۔“
”اس آدمی کا حق دے دو ورنہ میں ابھی اذان دے دوں گا۔“

اتنا سننا تھا کہ امیر کا رنگ بدل گیا اس پر کچکی طاری ہو گئی، خوف و دہشت کے آثار اس کے چہرے سے ہویدا تھے۔ اس نے ہلاچوں و چراں میرا پورا مال لا کر دے دیا، مال منول یا پس و پیش کی ذرا سی بھی نوبت نہیں آئی۔

تاجر کا بیان ہے: میں یہ سب دیکھ کر سخت حیران تھا کہ یہ امام معمولی آدمی ہے اس کی حالت انتہائی خستہ ہے جسمانی ساخت کمزور ہے، ظاہری وضع قطع بھی رعب و دہد سے خالی ہے مگر بات کیا ہے کہ میرا مال جبرپ کر جانے والے ظالم امیر نے اس معمولی سے امام کے آتے ہی ہلاچوں و چراں حق ادا کر دیا اور کسی قسم کا احتجاج نہیں کیا۔

غرض میں نے امیر سے اپنا حق وصول کرنے کے

بعد بطور شکرانہ درزی امام کو کچھ مال دینا چاہا مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا اور مجھ سے کہنے لگا:

”إله أردت هذا المكان لي من الأموال مالا يحصى! “
”اگر مجھے اس مال کی خواہش ہوتی تو میرے پاس اتنے اموال اکٹھے ہو جاتے جن کا شمار ناممکن ہوتا۔“

میں نے درزی امام سے پوچھا: اچھا جناب! یہ تو بتائیں کہ اس ظالم امیر نے آپ کو دیکھتے ہی میرا حق کیوں ادا کر دیا جبکہ آپ سے قبل میں نے بڑی بڑی ہستیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا، پھر بھی وہ امیر میری بات کو خاطر میں نہیں لایا؟ درزی امام نے مجھے ایک واقعہ سنایا جو اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے۔

امام نے بیان کیا: کچھ دنوں قبل یہاں ایک ترک امیر تھا جو جوان بھی تھا اور خوبصورت بھی۔ ایک روز کی بات ہے کہ ایک عورت غسل خانے سے نہا دھو کر نکلی، اس عورت نے انتہائی بیش قیمت پوشاک زیب تن کر رکھی تھی اور حسن کی پری لگ رہی تھی۔ ترک امیر شراب پی کر مدہوش تھا اس کی نگاہ جب غسل خانے سے نکلتی ہوئی اس حسین و جمیل عورت پر پڑی تو وہ اس پر فریفتہ ہو گیا اور عورت کو درغلائے اگا کہ ہمارے گھر میں آ جاؤ۔ مگر اس عورت نے اس کی پیشکش ٹھکرا دی اور اپنی عصمت و عفت کے تحفظ کے لیے باواز بلند پکارنے لگی:

”مسلمانو! میں ایک شادی شدہ عورت ہوں یہ امیر مجھے اپنے گھر لے جا کر مجھ پر دست درازی کرنا چاہتا ہے۔ میرے شوہر نے قسم کھا کر مجھ سے کہا تھا کہ اگر میں اس کے علاوہ کسی کے گھر میں رات گزاروں تو مجھے طلاق۔ ایسی صورت میں اگر میں امیر کے گھر رات بھر رہ جاتی ہوں تو مجھے طلاق ہو جائے گی۔ نیز اس وجہ سے مجھے تنگ و عار کا سامنا کرنا پڑے گا جو زندگی بھر میری بدنامی اور ذلت و رسوائی کا سبب بنا رہے گا۔ میرے آنسو اس ذلت و رسوائی اور بدنامی کو عمر بھر نہیں پونچھ سکیں گے۔“

امام نے آگے بیان کیا: عورت جیتی رہی چلائی رہی مگر کسی نے بھی اس کی آواز پر لبیک کہنے کی جرأت نہ کی۔ ادھر ظالم امیر عورت کو اپنے گھر میں داخل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ میں نے عورت کے ساتھ ترک امیر کا ظلم دیکھا تو میری غیرت و حمیت جاگ اٹھی اور میں نے عورت کو اس ظالم کے شکنجے سے چھڑانے کی ٹھان لی۔ میں امیر کے پاس پہنچا اور اس کی سرزنش کرنے لگا کہ عورت کو چھوڑ دو تا کہ وہ اپنے گھر جائے۔ اس ظالم نے میری ایک نہ سنی اور اپنی لالچی سے میرا

سر پھوڑ دیا اور اس دوران میں وہ اس عورت کو مغلوب کر کے اپنے گھر کے اندر لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ میں پٹ کر اپنے گھر واپس آیا خون دھویا اور سر پر پٹی کی۔ پھر لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھا کر ان سے یوں مخاطب ہوا:

[إِنَّ هَذَا قَدْ فَعَلَ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ فَقَوْمُوا مَعِيَ إِلَيْهِ لِلنَّكَرِ عَلَيْهِ وَنَحْلُصِ الْمَرَاةَ مِنْهُ]

”اس امیر نے جو کچھ کیا ہے وہ تم لوگوں سے مخفی نہیں۔ آؤ چلو میرے ساتھ تاکہ ہم اس کے سامنے احتجاج کریں اور عورت کو اس کے شکنجے سے چھٹکارا دلائیں۔“

سارے مقتدی میرے ساتھ ہو لیے چنانچہ ہم لوگوں نے جا کر اس امیر کے گھر پر دھاوا بول دیا۔ امیر اپنے سپاہیوں اور نوکروں کے ساتھ نکلا جو اپنے ہاتھوں میں لاثیمیاں اور لوہے کے گرز لیے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے ہم لوگوں کو ایک طرف سے مارنا شروع کر دیا۔ امیر نے خاص طور سے مجھے گھیر لیا اور بہت مارا حتیٰ کہ میں ابو لہان ہو گیا۔ ہمیں وہاں سے دھکے دے کر نکالا گیا۔ یہ ہماری ذلت و رسوائی کی انتہا تھی۔

غرض ہمیں مقصد میں کامیابی کی بجائے ذلیل ہو کر وہاں سے لوٹنا پڑا۔ مجھے تو اس قدر شدید مار پڑی تھی کہ سخت تکلیف اور خون بہنے کی وجہ سے گھر کے راستے کی صحیح سمت بھی معلوم نہیں ہو رہی تھی۔ میں جیسے تیسے گھر پہنچا اور فرش پر لیٹ رہا مگر نیند کہاں سے آئے۔ میں بے حد مضطرب و پریشان تھا کہ کون سا طریقہ اختیار کر کے اس مظلوم عورت کو اس ظالم امیر کے پنجے سے چھڑاؤں تاکہ وہ اپنے گھر چلی جائے اور اس کی طلاق واقع نہ ہو سکے۔

میں اسی کشمکش میں تھا کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایک بات ڈالی وہ یہ کہ میں اسی وقت صبح کی اذان پکاروں تاکہ امیر یہ سمجھ کر عورت کو اپنے گھر سے نکال دے کہ شاید فجر طلوع ہو چکی اور پھر وہ عورت اپنے گھر چلی جائے تاکہ اس کو طلاق نہ ہو۔ چنانچہ میں مینارے پر چڑھ کر امیر کے گھر کی طرف دیکھنے لگا کہ دروازہ کھلا یا نہیں اور کیا عورت گھر سے نکلی ہے یا نہیں؟ پھر میں نے اذان دے دی پھر بھی عورت امیر کے گھر سے نکلتی ہوئی نظر نہیں آئی۔ اب میں نے عزم کر لیا کہ اقامت بھی کہہ دوں تاکہ امیر کو بالیقین معلوم ہو جائے کہ فجر ہو چکی ہے پھر وہ عورت کو گھر سے نکال دے۔ میں ابھی اقامت کہنے کے لیے سوچ ہی رہا تھا کہ یکایک راستہ گھڑ سواروں اور پیدل چلنے والے سپاہیوں سے بھر گیا اور وہ سب یک زبان ہو کر کہنے لگے:

[أَبْنِ الذِّیْ أَذْنُ هَذِهِ السَّاعَةِ؟]

”اس وقت اذان دینے والا کہاں ہے؟“

میں کہنے لگا: میں نے اذان دی ہے۔ میں اس اذان سے تم لوگوں کی مدد حاصل کرنا چاہتا تھا لہذا تم لوگ میری مدد کرو۔

سپاہیوں نے کہا: پہلے منارے سے نیچے اترو اور امیر المؤمنین معتمد باللہ کے پاس چل کر اپنی صفائی پیش کرو کہ اس وقت تم نے اذان کیوں دی ہے؟

جب میں خلیفہ معتمد باللہ کے پاس پہنچا تو وہ خلافت کی مسند پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اسے دیکھ کر کانپ گیا اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ خلیفہ نے مجھے قریب ہونے کو کہا۔ میں قریب ہوا اور میرا حال یہ تھا کہ میرا جسم تھرا رہا تھا۔ خلیفہ نے کہا:

[اليسكن روعك وليهدأ قلبك]

”میرا خوف ختم اور تیرا دل مطمئن ہونا چاہیے۔“

پھر خلیفہ نے میرے خوف و دہشت کو ختم کرنے کے لیے انتہائی نرمی سے گفتگو کی اور میرے ساتھ ملاحظت کرتا رہا حتیٰ کہ میں بالکل مطمئن ہو گیا اور دہشت کی وجہ سے جو کینیت میرے اوپر طاری تھی وہ زائل ہو گئی۔ پھر خلیفہ گویا ہوا:

[أَنْتَ الذِّیْ أَذْنُ هَذِهِ السَّاعَةِ]

”تم ہی ہو جس نے اس وقت اذان دی ہے؟“

میں نے عرض کی: جی ہاں اے امیر المؤمنین!

خلیفہ نے پوچھا: بات کیا ہے؟ اس وقت اذان کیوں دی ہے جبکہ ابھی اذان فجر میں خاصا وقت باقی ہے؟ تمہاری اس اذان سے نہ جانے کتنے روزے داروں، مسافروں اور نمازیوں کو دھوکا ہوا ہو گا۔

میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! اگر مجھے امان کا پروانہ جاری کر دیں تو میں حقیقت حال سے آگاہ کروں۔

خلیفہ نے کہا: ہاں میری طرف سے امان ہے اپنی بات بلا جھجک بیان کرو۔

پھر میں نے خلیفہ کو پوری داستان سنا ڈالی۔ سنتے ہی خلیفہ غصے سے لال پیلا ہو گیا اور اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس ظالم امیر اور اس کے شکنجے میں پھنسی عورت کو ہر حالت میں فوراً حاضر کیا جائے۔

آتا فانا وہ دونوں حاضر کیے گئے۔ خلیفہ نے چند معتد خواتین کے ساتھ اس عورت کو اس کے گھر بھیج دیا اور اس کے شوہر کو یہ کہلا بھیجا کہ وہ اپنی بیوی سے درگزر کرے اور اس کے ساتھ احسان کرے کیونکہ اس کی بیوی معذور ہے اور اس پر زبردستی دست درازی ہوئی ہے۔ پھر خلیفہ اس نوجوان ترک امیر کی طرف متوجہ ہوا تیرے پاس مال و دولت کے ساتھ ساتھ بیویاں اور لونڈیاں کتنی ہیں؟

امیر نے خلیفہ کو بتایا کہ اس کے پاس بہت سارا مال ہے بیویاں بھی ہیں اور بہت سی لونڈیاں بھی ہیں۔

خلیفہ نے کہا: تیری بربادی ہو تیرا ناس ہو اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر اتنے سارے احسانات کیے ہیں پھر بھی تو حرمت و حدود الہی کو پھیلاؤنگ گیا اور اس قدر جرأت مندانہ اقدام کیا کہ جس آدمی نے تجھے برائی سے روکا اور بھلائی کا حکم دیا اس کی پٹائی کر دی اس کو ذلیل و رسوا کیا اور اس کو ابو لہان کر دیا؟

خلیفہ کی باتوں کا اس مجرم امیر کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ خلیفہ نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس کے پاؤں میں بیڑیاں اور گردن میں طوق ڈال کر بوری کے اندر ڈال دو اور لاثیموں سے اس کو خوب مارو۔ سپاہیوں نے خلیفہ کے حکم کی تعمیل کی۔ مجرم امیر کے پیروں میں بیڑیاں پہنائی گئیں اس کی گردن میں طوق ڈالا گیا اور اسے بوری میں ڈال کر اس کے اوپر لاثیمیاں برسائی جانے لگیں۔ وہ زور زور سے چیخ رہا تھا بائے بائے کہہ کر چلا رہا تھا مگر کوئی اس کو رحم کی بھیک دینے کو تیار نہ تھا۔ کوئی اس کی آواز پر کان دھرنے والا نہ تھا۔ چلاتے چلاتے اس کی آواز یکا یک پست ہو گئی اور پھر اس کے بعد خلیفہ کے حکم سے اس کو اٹھا کر بوری سمیت دریائے دجلہ میں پھینک دیا گیا۔

اس عبرتناک سزا کے بعد خلیفہ معتمد باللہ نے اس کا وہ مال و جائیداد جسے اس نے ظالمانہ و غاصبانہ طور پر اسے قبضے میں کر رکھا تھا بیت المال میں ضم کرنے کا حکم دیا اور پھر غیرت و حمیت سے سرشار اس مرد صالح اور خیاط امام کی طرف یہ کہتے ہوئے متوجہ ہوا:

”امام صاحب! آپ جانیں اس کے بعد کسی بھی قسم کا منکر و مکرم اور اس کا ارتکاب کرنے والا خواہ کوئی بھی ہو اگر آپ مجھ تک پہنچ سکتے ہیں تو اگر مجھ سے شکایت کریں اور اگر آپ مجھ تک نہ پہنچ سکیں تو اسی وقت اذان دے دیں جیسے اس مقدمہ کو منظر عام پر لانے کے لیے آپ نے اذان دی تھی۔“

تاجر کا بیان ہے: یہ تفصیلی داستان سننے کے بعد خیاط امام نے مجھے بتایا کہ اس واقعے کے بعد اگر میں کسی بھی حکومتی آدمی کو کوئی بھلائی کا کام بتاتا ہوں تو اس کو قبول کرتا ہے اور جب کسی منکر سے روکتا ہوں تو فوراً رک جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے اوپر خلیفہ معتمد باللہ کا خوف طاری رہتا ہے۔ مگر آج تک دوبارہ اس قسم کی اذان دینے کی نوبت نہیں آئی اور اس اذان کی جو قدر توقیت ہے وہ تم نے دیکھ ہی لی۔ (الابتداء والتبایہ لابن کثیر: ۱۳/۷۰۴-۷۰۷ء، دار الجوز المنظم لابن الجوزی: ۱۲/۳۱۷)

اسلامی جمہوریہ پاکستان... زندہ باد

تحریر: جناب حمید اللہ خان عزیز (مدیر ماہنامہ ”تفہیم الاسلام“ احمد پور شرقیہ)

ہیں۔ ان بھارتی ڈراموں میں کوئی 10 گزروں سے دوسرے کے منہ پر مار رہا ہے تو کوئی پانچ سو کروڑ۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بھارت میں غربت اتنی زیادہ ہے کہ پانچ روپے کی وہاں بہت قدر ہے۔ بھارت کی زیادہ آبادی تو زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے بھی محروم ہے۔ لیکن ان بے ہودہ ڈراموں میں قیمتی بے ہنگم لباس، اونچے اونچے مکانات اور گھٹیا رومانس دکھایا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ صرف اور صرف مسلمانوں کے خلاف ایک سازش کے تحت کیا جا رہا ہے۔ ہندوستانی میڈیا اور مغربی میڈیا جو کچھ پیش کر رہا ہے وہ ان کے مذہب کا حصہ ہے۔ لیکن ہمارا دین سراپا شرم و حیا کا مرکب ہے جو اپنے کسی پیروکار کو فحش گونیوں اور غلط کاریوں کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ خواتین کو جس انداز میں ہمارا میڈیا پیش کر رہا ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ کیا میڈیا بالکان اپنی گھر کی عورتوں کو ایسے پیش کر سکتے ہیں؟

میڈیا پر بے ہودہ شرمناک اور حیا سوز اخلاق باختہ گانوں کی نمائش سے ہمارا معاشرہ گمراہی کی دلدل میں جا رہا ہے اور رہی سہی کسر بھی فحش اشتہارات نے پوری کر دی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس وقت ہمارے مردوں کی غیرت کہاں مر جاتی ہے جب ہماری عورت Star Plus اور Star India کے ڈراموں کے ٹائم سارے کام چھوڑ کر ٹی وی کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ یونیورسٹی لیول پر مخلوط تعلیم ہے۔ جہاں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے پڑھتے ہیں۔ یونیورسٹی کے طلباء و طالبات مختلف حیلے بہانوں سے ان اداروں میں تقریبات کے سہارے پیشہ ور رقاصوں کو مدعو کر کے اپنا وقت اور والدین کا روپیہ برباد کر دیتے ہیں۔ پھر اس کا انجام بڑا افسوسناک ہوتا ہے۔

جنسی جذبات کو ابھار کر اسلامی دنیا کو ایک ایسی تہذیب کی طرف غیر محسوس طریقے سے دھکیلا جا رہا ہے جہاں قرآن کا انکار احادیث مبارکہ و سنت رسول ﷺ کی تحقیر اور اسلامی شعائر کو ترقی میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے۔ آخر ہمیں یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی کہ ہم مسلمان ہیں اور ایک مسلم کی غیرت اس چیز کو گوارا نہیں کرتی کہ اسلام کے احکامات سے ہٹ کر کوئی کام کیا جائے۔ ہماری روایات اور ثقافت اسلام میں محفوظ ہے۔ موجودہ میڈیا اسلامی تعلیمات پر شک و شبہ پیدا کر کے معاشرے میں فحاشی و لادینیت کے

ذریعے ناظرین کو دعوت خرید دیتی ہیں۔ وہ گھر کے ڈرائنگ روم سے لے کر باتھ روم تک اور پیر کے ناخن سے لے کر سر کے بالوں تک کے لیے ہر کچن کی ایک نئی پروڈکٹ کا اشتہار لیے آتی ہیں۔ جس کی وجہ سے دنیا طلی کا وہ رجحان پیدا ہوتا ہے جو عقیدہ آخرت کے منافی ہے۔ جس سے دولت کی نہ مننے والی بھوک اور پیاس جنم لیتی ہے۔ اس بھوک اور پیاس کو مٹانے کے لیے مرد و عورت دونوں کو باہر نکلتا پڑا جس کے باعث ایک بے راہ روی کا شکار معاشرہ وجود میں آیا۔

آج ہماری اسلامی اخلاقی اقدار کا سب سے بڑا دشمن الیکٹرانک میڈیا ہے سرکاری اور نجی سرپرستی میں قائم یہ الیکٹرانک میڈیا ملک کے اسلامی نظریاتی تشخص اور اپنی تہذیبی و ثقافتی اور سماجی اقدار کے برعکس بے مقصدیت، بے سستی، فحاشی اور بے راہ روی کی طرف رواں دواں ہے۔ ہر چھوٹے بڑے شہر میں کیبل کی ”وہاء“ عام پھیلی ہوئی ہے۔

پہلے جسے غیر اشرافیہ سمجھ کر دیکھنے اور قبول کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ تھی اب وہ مٹ چکی ہے۔ اب کسی کے لیے بھی کیبل کی فیس ادا کرنا مشکل نہیں اور کیبل کا مقصد دینی ملی اور قومی غیرت کا خاتمہ، اخلاقیات کا قلع قمع کرنا، اسلامی معاشرے کو ذلیل و بے دین کرنا معلوم ہوتا ہے۔

ایک طرف انڈین چینل نے جہاں ہماری خواتین کو اپنا خوغر بنا رکھا ہے تو وہاں ہمارے پاکستانی چینل بھی انڈیا کے پروگراموں کو فروغ دے رہے ہیں۔ جیو نیوز اسے آر وائی، آج نیوز پر بھارتی اداکاروں کے انٹرویوز ڈراموں اور ہالی ووڈ کی خبروں اور فزکاروں کے حالات زندگی پیش کرنے سے بڑھ کر جو اسٹیج شوز دکھائے جا رہے ہیں وہ غیرت اور شرم و حیا کی تمام حدود پا مال کر جاتے ہیں۔ جو ہماری نسل نو کے لیے زہر قاتل ہیں۔

کئی خواتین بھی اپنے ذہن میں یہ سوچتی ہیں کہ ان کو ایسا ماحول ملے جہاں مکمل آزادی اور کھلا میل ملاپ ہو۔ بھارتی لباس کی نمائش دیکھ کر ہمارے لباس بھی مختصر ہو رہے

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نظام کائنات کو آخرت سے جوڑ دیا دنیا کی لذتوں سے اپنے نفس پر قابو پانے کے لیے موت کا نسخہ دے دیا گیا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ یہ لذتوں کو توڑنے والی ہے۔“ اسلام دنیا کو برائے مصلحت استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ اس کے کوہ وچن ہمارے لیے کیہیائے سعادت ثابت ہوں اور ہم احتیاط کی دلیلیں پر ثابت قدم رہیں۔

آخرت کا تصور اور دار فانی سے رحلت کا یقین ہمیں روز محشر کی تیاری پر اکساتا رہے اسی آخرت کے تصور کو بیدار کرنے کے لیے نبی ﷺ نے صحابہ کرام کو کتاب و حکمت کی تعلیم دینے سے پہلے ان کا تزکیہ فرمایا، ان کی تربیت کی، مگر ہم نے نہ صرف اس طریقہ تعلیم کو نظر انداز کیا بلکہ اسے فرسودہ کہہ کر اس کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔

ظاہری حسن، سجاوٹ اور رفعت کے قہقہوں نے ہمارے ہوش ہی اڑا دیئے دین سے بیزاری اور اسلامی تعلیمات کی تشکیک ہمارے شام و سحر کی ادا بن گئی۔ العیاذ باللہ۔ دنیا کی غلاظت میں غوطہ زنی اور اس کی حرص سے ہم رو بہ زوال ہو کر اس منزل پہ آ پہنچے کہ ہمیں یورپین تہذیب، ہندوان کلچر اور عریاں ثقافت معیار ترقی نظر آنے لگی۔

مغرب ہم سے ہماری شناخت ہماری تہذیب چھیننے کے لیے اخبارات، ٹی وی، میگزین، ڈائجسٹس کا سہارا لیتا ہے۔ ہمارے ملک میں موجود ملٹی نیشنل کمپنیاں مغربی تہذیب و ثقافت کو ہم پر مسلط کرنے کے لیے اپنی خدمات بڑے منظم انداز میں انجام دیتی ہیں وہ ہماری نئی نسل کے کردار کو جڑ سے کھوکھلا کر رہی ہیں۔ میڈیا کے ذریعے ہمارے عقائد، کلچر، اسلامی روایات سب کچھ تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔

آرائش و آسائش کی ہزاروں انواع و اقسام کی روزانہ بے شمار مصنوعات اپنی رعنائی و دلکشی پر مبنی اشتہارات کے

بقیہ

آداب نماز اور خشوع و خضوع

نہایت غلات میں پڑھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی بابت حدیث میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ کوئے کی طرح ٹھونگے مارتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ

☆ اسی طرح بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ جماعت میں امام کی متابعت صحیح طریقے سے نہیں کرتے بلکہ مسابقت کرتے ہیں۔ یعنی امام سے پہلے رکوع، سجود میں چلے جاتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں بھی نبی ﷺ نے فرمایا کہ اندیشہ ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ ان کے سر کو گدھے کا سر نہ بنادے۔

☆ فی زمانہ ایک مسئلہ موبائل فون کا بھی ہے۔ بہت سے لوگ مسجد میں فون بند نہیں کرتے اور گھنٹی بجنے پر سب کی نماز میں خلل پڑتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ فون کی گھنٹی ہوتے ہی اس کو بند کر دیں۔ لیکن فون کی گھنٹی ہونے پر نمبر دیکھ کر موبائل بند کرنے سے نماز کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

بہر حال یہ اور اس قسم کی کوتاہیاں نمازیوں میں جن سے نماز میں فساد اور خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں بہت عام ہیں اور ان کی طرف کسی کی توجہ ہی نہیں جاتی، ائمہ مساجد بھی بالعموم ان کی طرف لوگوں کو توجہ نہیں دلاتے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ ہر مسلمان کی نماز مذکورہ مناسبات سے پاک اور سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہو۔

ج کے دینی فائدے

میں لگائیں تاکہ نیکیوں میں اضافہ کر سکیں اور چلتے پھرتے تسبیح و تہلیل کا ورد جاری رکھیں اور غمزہ و انکساری کے ساتھ کثرت سے دعائیں کرتے رہیں۔ اور یہی وجہ ہے جہاں آدمی اپنی نذریں جو اللہ کی اطاعت کے لیے مانی گئی ہوں پوری کرے۔ گو کہ نذر ماننے کا کوئی فائدہ نہیں جیسے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”نذر کوئی خیر نہیں لاسکتی۔۔۔ تاہم اگر کسی نے اچھے کام کی نذر کی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پوری کرے۔“ لہذا جس نے یہاں نماز یا طواف یا کسی اور عبادت کی نذر مانی ہو وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قیام مکہ کے دوران پوری کر لے۔

ج کے اہم فائدوں میں سے ایک دنیا کے مختلف علاقوں اور گوشوں سے آنے والوں کی ممکنہ حد تک خبر گیری اور تعاون کرنا ہے۔ یہاں آنے والے کبھی اتفاقیہ حادثات یا

فروغ کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ اگر ہم پچھلی صدی کا جائزہ لیں تو ہم پر یہ حقیقت منکشف ہوتی چلی جائے گی کہ اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی سازش کرنے والوں نے سب سے پہلے تہذیبی تصادم کا آغاز کیا۔ مسلمانوں سے ان کی تہذیب کو چھین لینے کے بعد اسلامی سرحدوں پر حملہ زیادہ دشوار نہیں تھا۔ آزادی نسوان کا نعرہ مغرب کا وہ جال ہے جو جدید تہذیب کے نام پر پوری دنیا کو غلام بنانے کے اس منصوبے کا ایک حصہ ہے۔ اسی نعرے کی دلکشی میں گم ہو کر مسلمان خاتون نے مائل گرل، سیلر گرل اور ایئر ہوسٹس کی حیثیت سے کام کر کے اپنے جسم کا تقدس پامال کرنا گوارہ کیا۔ اس نعرے کی دلکشی نے اپنا لباس، اپنی زبان، اپنی تہذیب کو تحقیر نظروں سے دیکھنے پر مجبور کیا اس پر کشش نعرے نے اسلامی تعلیمات کے چراغ کی روشنی ماند کر دی۔

مغربی تہذیب و تمدن کو مسلمانوں میں منتقل کرنے کے لیے لبرل ازم اور سیکولر ازم کا پرکشش نعرہ لگایا گیا تاکہ اسلامی احکامات مغرب کی غلامی کے درمیان حائل نہ ہوں اسی تہذیب کے اثر کی وجہ سے خاندانی نظام کا ڈھانچہ تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ باپ کی مسؤلیت اولاد پر دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے گھروں میں آئے دن نئی تقریبات منائی جاتی ہیں جن میں ایک طرف مال کا ضیاع ہوتا ہے تو دوسری طرف مخلوق محفلوں کا اہتمام کر کے بے حیائی کا طوفان برپا کیا جاتا ہے۔ لیکن باپ جس نے پہلے ہی اولاد پر اپنی گرفت کمزور کی ہوتی ہے لب کشائی کی جرأت نہیں کرتا۔ مغربی تہذیب کا شاخصانہ ہے کہ شادی کے بعد اولاد کو والدین بوجھ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور ایک وقت آتا ہے کہ وہ در بدر ہو جاتے ہیں۔ میری ان گزارشات کا مقصد تمام مسلمانوں کے شعور کو اجاگر کرنا ہے تاکہ ہم اسلام کے مضبوط قلعہ کا تحفظ کر سکیں۔ اگر ہم اپنی شناخت اپنا لباس، اپنی تہذیب، اپنی تعلیمات محفوظ نہ کر سکے تو شاید ہمارے پاس کچھ نہ بچے۔ جتنی تیزی سے غیروں کی تہذیب و ثقافت ہم پر حملہ آور ہے اتنی ہی تیزی سے ہمارے اندر احساس بیداری ہونا چاہیے۔ میری حکمرانوں اور خاص طور پر ”میڈیا گروپس“ سے درخواست ہے کہ وہ ملک پاکستان میں روشن خیال سے پاک کوئی ”نشانی“ باقی رہنے دیں جس سے یہ شناخت ہو سکے کہ یہ ملک ”اسلام کا قلعہ“ ہے اور باہر سے آنے والا فخر سے یہ کہہ سکے کہ ”اسلامی جمہوریہ پاکستان زندہ باد“

مشکلات کا شکار ہو سکتے ہیں جیسے کبھی کسی کے پیسے گم ہو جائیں کوئی راستہ بھٹک جائے یا بیمار ہو جائے یا اس کے ضروری کاغذات گم ہو جائیں تو کوشش کی جائے کہ اس کی مدد کریں تاکہ وہ اپنے آپ کو تنہا اور بے سہارا نہ سمجھ بیٹھے بلکہ حج سے آدمی یہ سبق حاصل کرنے کی کوشش کرے کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے چاہے وہ طواف کے وقت ہو یا قیام عرفات و مزدلفہ یا منی میں ہوں۔

اگر اس طرح ہر شخص دوسروں کو آرام پہنچانے کا جذبہ پیدا کرے تو ہر ایک کو فائدہ ہوگا اور کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور ضرورت مندوں کی خبر گیری کا ایک طریقہ قربانی ہے۔ اگر کوئی شخص ضروری قربانی جو حج تمتع یا قرآن کا حصہ ہے اس کے علاوہ بطور نفل کے زیادہ دینا چاہے تو اس کے لیے یہ بہترین وقت ہے تاکہ اس گوشت سے دوست احباب اور ضرورت مند فائدہ اٹھا سکیں۔ خود رسول اکرم ﷺ نے منی میں سوا دھرت قربان فرمائے تھے۔ قربانی تو دسویں تاریخ اور ایام تشریٰ کے تین دن گیارہ بارہ اور تیرہ تک کی جاسکتی ہے لیکن عام صدقہ و خیرات کے لیے کوئی وقت کی تحدید نہیں جب بھی ممکن ہو اس میں حصہ لیا جاسکتا ہے۔

میں اس موقع پر اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اخلاص عمل اور دینی معلومات میں گہرائی عطا فرمائے حق کو دلیل کے ذریعے پہچاننے اور عمل کرنے کی توفیق بخشے تمام حجاج اور زائرین بیت اللہ کی محنتیں قبول فرمائے اور وہ اس طرح اپنے گھر واپس لوٹیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوں اور نیکیوں سے ان کے نامہ اعمال بھرے ہوئے ہوں۔

الاسلام ڈائری 2015ء

الحمد للہ 2015ء کی الاسلام ڈائری زیر ترتیب ہے، ہم اسے خوب سے خوب تر بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ احباب جماعت اولین فرصت میں اپنے اشتہارات، فون نمبرز اور ضروری تحریریں ارسال فرمائیں تاکہ ڈائری بروقت شائع ہو کر شائقین تک پہنچ سکے۔

ایک صفحہ فوکلر اشتہار 2,500

ایک صفحہ سنگل کلر اشتہار 1,500

نصف صفحہ سنگل کلر اشتہار 800

نوٹ: اشتہار کے ساتھ اس کا زراشتاعت آنا ضروری ہے۔

رابطہ: اہل حدیث پبلی کیشنز 106 راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 0300-4478611

042-37720257 - 055-4443265

قرار دیا جاتا ہے یہ خلیفہ بننے سے پہلے جب مدینے کے گورنر بنے (ولید بن عبدالملک کی خلافت میں) تو حضرت انسؓ نے ان کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے فرمایا:

[مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَهُ أُخِذَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَشْبَهُ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ هَذَا الْفَنَى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: فَحَزَنَّا فِي رُكُوعِهِ عَشْرُ تَسْبِيحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ عَشْرُ تَسْبِيحَاتٍ]

(سنن أبی داود: ۸۸۸۵، السنائی: ۱۱۳۵)

”نبی ﷺ کے بعد کسی کے پیچھے اس نو جوان (عمر بن عبدالعزیزؓ) جیسی نماز نہیں پڑھی جو اس سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ ہو۔ انہوں نے کہا: ہم نے اندازہ لگایا کہ انہوں نے رکوع میں بھی دس تسبیحات پڑھیں اور سجدے میں بھی دس تسبیحات پڑھیں۔“ (طیلس از فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ: ۵۹۸/۲۲، ۵۹۷ء طبع قدیم)

امام صاحب کی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز ہر صورت میں اعتدال و الطمینان کے ساتھ پڑھی جانی چاہیے اور پڑھانی بھی ہے۔ البتہ اکیلے پڑھتے وقت اعتدال کی کوئی حد نہیں۔ نبی ﷺ کا قیام رکوع، قومہ، سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا یہ سارے ارکان عام طور پر تقریباً برابر ہوتے تھے جیسا کہ عادیث میں اس کی وضاحت ہے اور جب کوئی امام ہو تو اس وقت مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز پڑھانی ہے کیونکہ ان میں ضعیف، بیمار، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔ خود نبی ﷺ معمول کے مطابق نماز پوری یکسوئی کے ساتھ پڑھانے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن جب آپ ﷺ کو بچے کے رونے کی آواز آجاتی تو آپ ﷺ نماز میں تخفیف فرمادیتے تھے۔ لیکن تخفیف کا مطلب وہ نہیں جو آج کل سمجھ لیا گیا ہے کہ پوری نماز ”تو چل میں آیا“ کے انداز میں پڑھادی جائے بلکہ تخفیف کا مطلب قراءت میں اختصار ہے (جیسا کہ حضرت معاذؓ کے واقعہ سے واضح ہے) اور رکوع، سجود، قومہ، قعود بین السجدتین وغیرہ سارے ارکان الطمینان کے ساتھ ادا کرنے ہیں جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ اس دور کے طریقے کے مطابق بحیثیت گورنر امامت فرماتے تو رکوع و سجود میں تقریباً دس دس تسبیحات پڑھتے، گویا امام کے لیے بھی ضروری ہے کہ مقتدیوں کا خیال رکھنے کی تاکید کے باوجود نماز میں اعتدال و الطمینان کا خیال رکھے اور تخفیف کے نام پر اعتدال ارکان کی اہمیت کو نظر انداز نہ کرے۔

آدابِ نماز اور خشوع و خضوع

قطب نمبر ۳ (آخری)

فَقِهِ، فَأَطِيعُوا الصَّلَاةَ وَأَفْضِرُوا الْخُطْبَةَ

(صحیح مسلم: ۸۶۹)

”آدمی کا لمبی نماز پڑھنا اور خطبہ مختصر دینا“ اس کے سمجھ دار ہونے کی علامت ہے پس تم نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو۔“

اس حدیث میں نماز کو لمبا کرنے کا جب کہ اس سے ماقبل کی حدیث میں تخفیف (ملکی کرنے) کا حکم تھا، ان میں منافات (ایک دوسرے سے تضاد) نہیں ہے اس لیے کہ طوالت کا حکم خطبے کے مقابلے میں ہے اور ماقبل کی حدیث میں تخفیف کا حکم ان بعض ائمہ کے طرز عمل کے مقابلے میں ہے جس کا اظہار نبی ﷺ کے زمانے میں ان سے ہوا کہ انہوں نے عشاء کی نماز میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی۔ اس لیے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص تنہا نماز پڑھے تو جتنی لمبی چاہے نماز پڑھے۔“

اور حضرت معاذؓ کو جنہوں نے عشاء کی نماز میں سورہ بقرہ پڑھی تھی فرمایا تھا: ”کیا تم لوگوں کو فتنے میں ڈالنا چاہتے ہو؟ تم سورۃ اللیل، سورۃ الشمس وغیرہ پڑھا کرو۔“ لوگوں نے طوالت کی مقدار کو بھی نہیں پہچانا اور نہ اس طوالت کو سمجھا جس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا تھا اور اپنی طرف سے ایک متعین مقدار کو مستحب قرار دے لیا جیسے رکوع، سجود میں کم از کم تین مرتبہ تسبیحات پڑھنا۔ حالانکہ امام کے لیے تین مرتبہ تسبیحات پر اکتفا کرنے کو سنت قرار دینا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ رکوع کے بعد اعتدال کو لمبا نہ کرنا سنت ہے یا نماز کو آخری وقت تک مؤخر کرنا سنت ہے وغیرہ وغیرہ۔ جب کہ واقعہ یہ ہے کہ ان کے پاس ان کاموں کو سنت قرار دینے کی کوئی اصل نہیں۔ بلکہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنی غالب (اکثر) نمازوں میں تین مرتبہ سے زیادہ تسبیحات (سُبْحَنَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَنَ رَبِّيَ الْأَعْلَى) پڑھتے تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ جن کو پانچواں خلیفہ راشد

امام کے لیے تخفیف کے حکم کا مطلب:

ایک نہایت اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ إِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ (بخاری: ۷۰۳)

”جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے اس لیے کہ نمازیوں میں ضعیف، بیمار، بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب خود (تنہا) نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔“

یہ مسئلہ بھی اکثر و بیشتر خلیان کا باعث بنتا ہے اور تخفیف کے نام پر نماز کا حلیہ بھی بگاڑ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے بے مثال فہم و تفقہ سے نہایت عمدہ پیرائے میں اس مسئلہ کو بھی حل فرمایا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں:

”تخفیف ایک اضافی اور نسبی امر ہے اس کی کوئی حد نہ لغت میں ہے اور نہ عرف میں۔ اس لیے کہ ایک چیز کچھ لوگوں کو لمبی لگتی ہے جب کہ کچھ دوسرے اس کو ہلکا سمجھتے ہیں۔ کسی چیز کو بعض ہلکا سمجھتے ہیں جبکہ دوسروں کے نزدیک وہ لمبی ہوتی ہے۔ پس یہ ایسا معاملہ ہے کہ لوگوں کی عادات اور عبادات کی مقادیر کے اختلاف کے ساتھ ساتھ مختلف ہوتا ہے۔“

اس لیے مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ تخفیف اور طوالت کا فیصلہ بھی وہ سنت نبوی ﷺ ہی کی روشنی میں کرے سنت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کا تخفیف کا حکم آپ ﷺ کے تطویل کے حکم کے منافی نہیں ہے۔ یعنی ان دونوں حکموں میں منافات یا تضاد نہیں ہے۔ دونوں کا اپنا اپنا محل ہے اس محل اور پس منظر ہی میں دونوں حکموں کو رکھ کر دیکھنا چاہیے۔ جیسے حضرت عمارؓ سے مروی حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ طَوْلَ صَلَوةِ الرَّجُلِ وَقَصْرَ خُطْبَتِهِ مِيقَاتٌ مِّنْ

اور نبی ﷺ کا جو یہ فرمان ہے کہ ”نماز کو لمبا کرنا اور خطبے میں اختصار کرنا مسجداری کی علامت ہے۔“ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ نماز خطبے سے لمبی اور خطبہ نماز سے مختصر ہو۔ ان کا بھی آپس میں تقابل ہے بلکہ یہ دو الگ الگ حکم ہیں اور ان کے الگ الگ تقاضے ہیں۔ نماز جب بھی پڑھی یا پڑھائی جائے لمبی یعنی اعتدال و سکون کے ساتھ پڑھی اور پڑھائی جائے اور خطبہ اور وعظ جب بھی ارشاد فرمایا جائے اس میں طوالت کی بجائے اختصار اور جامعیت سے کام لیا جائے۔

جو شخص ان دونوں چیزوں میں ان پہلوؤں کو ملحوظ رکھے گا وہ یقیناً فہم و تفقہ سے بہرہ ور ہے۔ رزقا اللہ منہ بالصورت دیگر وہ اس خوبی سے محروم ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔ آمین!

مفسدات نماز:

یہ المیہ بھی کچھ کم افسوس ناک نہیں کہ ایک قلیل تعداد جو نماز کی پابندی تو کرتی ہے مگر ان کی ایک بہت بڑی تعداد نماز سنت نبوی ﷺ کے مطابق ادا نہیں کرتی۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

[صلوا کما رأیتونی اصلی] (بخاری: ۶۳۱)

”تم نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“

آپ ﷺ کے اس فرمان کے مطابق ہر مسلمان کو نماز کے آداب ارکان و شرائط معلوم ہونے چاہئیں کہ کس طریقے سے آپ ﷺ نے ان ارکان کو ادا فرمایا تا کہ ہماری نمازیں صحیح معنوں میں اللہ کی بارگاہ میں شرف قبولیت پاسکیں۔

مفسدات نماز کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم تو وہ ہے جس سے نماز ہی فاسد اور باطل ہو جاتی ہے اور نماز دوبارہ دہرائی پڑتی ہے۔ جیسے:

☆ کھانا پینا۔ نماز میں اگر کھاپی لیا جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

☆ عدا گفتگو کرنا۔ اس سے بھی نماز باطل ہو جائے گی ہاں بھول چوک میں زبان سے کوئی لفظ غیر ارادی طور پر نکل جائے تو معاف ہے، بعض فقہاء بھول سے بھی بولنے پر نماز کے باطل ہونے کے قائل ہیں۔

☆ عمل کثیر۔ نماز کی حالت میں کوئی اور کام کرنا۔ اس سے بھی نماز باطل ہو جائے گی۔ البتہ عمل کثیر کی تعریف اور اس کی حد میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ فقہائے احناف معمولی حرکت و اقدام کو بھی عمل کثیر قرار دے دیتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ مثلاً صف کے خلا کو پر

کرنے کے لیے نماز کی حالت میں تھوڑا سا چلنا یا تھوڑا سا آگے پیچھے ہونا جائز ہے اس سے نماز میں کوئی بگاڑ نہیں آتا تاہم اس حرکت و اقدام میں قبلے کے رخ سے انحراف نہ ہو۔

☆ کوئی رکن یا شرط فوت ہو جائے تب بھی نماز باطل ہو جائے گی جیسے کوئی شخص وضو ہی نہ کرے یا رکوع، سجدہ ترک کر دے تو ایسی نماز بھی دہرائی پڑے گی یا قیام یا سورۃ فاتحہ رہ جائے تو ایسی رکعت بھی نہیں ہوگی۔ اسی لیے مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوگی کیونکہ اس سے قیام اور سورۃ فاتحہ دور کن فوت ہو گئے۔

☆ کھلکھلا کر ہنسنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ البتہ مسکراہٹ یا معمولی سے ہنسنے سے نماز باطل نہیں ہوگی۔ مفسدات نماز کی دوسری قسم وہ ہے جس پر فقہاء نماز کے باطل ہونے کا فتویٰ تو نہیں دیتے لیکن ان سے اجتناب صحت نماز کے لیے بہت ضروری ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں ان کا بڑا اہتمام فرمایا ہے اور امت کو بھی ان کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ مثلاً

☆ صف بندی کا اہتمام۔ حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح درست فرماتے تھے جس طرح تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک روز آپ ﷺ نے ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو درست کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔“ (مسلم: ۹۷۸)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اپنی صفیں درست کرو اس لیے کہ صفوں کا درست کرنا نماز کو مکمل کرنا ہے۔“

[سَوُّوْا صُفُوْفُکُمْ فَإِنَّ تَسْوِیَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ] (مسلم: ۹۷۵، بخاری: ۷۲۳)

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

”اپنی صفیں درست کرو اپنے کندھے برابر کرلو اور صفوں کے درمیان شکاف بند کرلو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں کے لیے نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے درمیان میں شکاف نہ چھوڑو۔“ (سنن ابی داؤد)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ صف میں خلا چھوڑنا شیطان کو خلل اندازی کا موقع مہیا کرنا ہے۔

☆ اسی طرح تعدیل ارکان بہت ضروری ہے جیسا کہ تفصیل گزری۔ تعدیل ارکان کا مطلب ہے رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ وغیرہ اطمینان سے کیا جائے۔ عام

طور پر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ رکوع میں سر جھکاتے ہی فوراً اٹھاتے ہیں، اسی طرح سجدہ کرتے ہیں کہ پیشانی زمین پر ٹپکتے ہی اٹھالیتے ہیں۔ رکوع کے بعد قومہ ہوتا ہے جس کی بابت حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ اتنی دیر تک رکوع سے اٹھنے کے بعد کھڑے رہتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی لیکن بہت سے لوگ رکوع سے اٹھ کر کچھ دیر کھڑے ہو کر مسنون دعاء [سبح اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد] کثیرا طیباً مبارکاً فیہ اِذْہَنَّا تَوَکَّلَا سرے سے سیدھے کھڑے ہی نہیں ہوتے بلکہ خمیدہ خمیدہ ہی سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ یہی کیفیت دو سجدوں کے درمیان جلسہ کی ہے جس میں نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

[اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ]

لیکن بہت سے لوگ سجدے سے پیشانی اٹھاتے ہی دوسرا سجدہ کر لیتے ہیں درمیان میں جلسہ ہی نہیں کرتے دعا پڑھتی تو دور کی بات ہے۔ یہ نماز جس میں تعدیل ارکان کا خیال نہ رکھا گیا ہو سنت نبوی کے خلاف ہے۔ ہر مسلمان کو نماز کا ہر رکن پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

☆ اسی طرح بہت سے لوگ اس طرح بے دلی سے نماز پڑھتے ہیں کہ ان کی نظریں ہر آنے جانے والے کے تعاقب میں رہتی ہیں۔ یہ بھی اس خشوع و خضوع اور حضور قلب کے منافی ہے جو نماز کے لیے ضروری ہے حالانکہ نمازی کی نگاہ سجدے کی جگہ پر رہنی چاہیے اور ادھر ادھر نہیں دیکھنا چاہیے۔

☆ اسی طرح بہت سے مرد حضرات نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کی شلوار پاجامہ تہبند وغیرہ ٹخنے سے نیچے لٹک رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ ”جس شخص کا لباس ٹخنے سے نیچے ہو گا وہ جہنم میں جائے گا۔“ (بخاری: ۵۷۸۷)

اور بعض علماء کے نزدیک ایسے شخص کی نماز بھی مقبول نہیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ”جو شخص اپنا کپڑا غروڑ کی وجہ سے گھسینا ہوا چلا گا قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر نہیں کرے گا۔“ (بخاری: ۵۷۸۸، مسلم: ۵۳۵۳)

د: عورتیں اپنے ٹخنے ہر حال میں ڈھانپ کر رکھیں۔ بہت سے لوگ نماز کو اتنا مؤخر کر دیتے ہیں کہ کراہت کے وقت میں اسے ادا کرتے ہیں اور پھر جلدی جلدی

جادو کی حقیقت، اثرات اور علاج

محرر

جناب عبدالرزاق ثار (چنیوٹ)

میں کیا فرق ہے۔ ایک آدمی یہ کیسے اندازہ لگائے گا کہ یہ نبی و پیغمبر کا معجزہ ہے یا ساحر کا سحر یا جادو ہے؟ اس سلسلہ میں جو اہم علمی دلائل پیش کیے گئے ہیں اس کے لیے علم کلام کی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ خصوصاً شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی کتاب المنہات اور شیخ محمد سفارینی کی شرح عقیدہ سفارینی قابل مطالعہ ہیں۔ البتہ یہاں ایک آسان دلیل پیش نظر ہے۔

معجزہ دراصل براہ راست خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو بغیر اسباب کے ایک صادق کی صداقت کے لیے وجود میں آتا ہے۔ وہ کسی اصول و قوانین پر مبنی نہیں ہوتا کہ اسے ایک فن کی طرح سیکھا جاسکے اور نبی ہر وقت اس کے دکھانے پر قادر ہوتا و فتیکہ مخالفین صداقت کے سامنے بطور چیلنج اس کو دکھانے کی ضرورت نہ پیش آئے۔ سو جب وہ اہم وقت آتا ہے اور نبی خدا سے رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی جانب سے اس کو کر دکھانے کی قوت عطا ہو جاتی ہے بخلاف سحر اور جادو کے کہ وہ ایک ”فن“ ہے کہ جس کو اس کے اصول و قوانین کی پابندی کے ساتھ ہر فنکار ساحر ہر وقت کام میں لاسکتا ہے۔ اس کے اسباب اگرچہ عام نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اس فن کے تمام واقف کار اس فن سے واقف ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ دوسرے علوم و فنون کی طرح مدون اور مرتب فن ہے جس کو مصریوں، چینیوں اور ہندیوں نے بہت فروغ دیا اور اس کو حد کمال تک پہنچایا۔

یہ مسئلہ کی عملی حیثیت ہے کہ جس سے معجزہ اور جادو کی حدود قطعاً جدا اور ممتاز ہو جاتی ہیں۔ رہا جس اور مشاہدہ کا معاملہ تو معجزہ اور جادو میں یہ فرق ہے کہ ساحر کی عام زندگی خوف و دہشت، ایذا رسانی، گندگی اور بد عملی سے وابستہ ہوتی ہے اور لوگ اس نظر سے ساحر سے خوف کھاتے ہیں یا اس کے سامنے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ بخلاف نبی اور رسول کے اس کی تمام زندگی صداقت

عرف عام میں ان چیزوں کو جادو کہا جاتا ہے جن کا سبب پوشیدہ ہو اور اصل حقیقت کے خلاف ہو۔ مثلاً وہ کام جن میں جنات اور شیطان کا عمل دخل ہو یا قوت خیالہ مسمریزم کا یا کچھ خاص وظائف کا کسی خاص حرف یا کلمے کو خاص انداز میں خاص جگہ پر متعین تعداد میں پڑھنے یا لکھنے سے اثرات۔

مختصر الفاظ میں سحر ہر ایسے عجیب کام کو کہتے ہیں جس میں شیطان و جنات کو خوش کر کے ان سے مدد حاصل کی جائے، پھر شیطان کو راضی کرنے کے مختلف انداز ہیں۔ کبھی ایسے منتر اختیار کیے جاتے ہیں جن میں کفر و شرک کے جملے ہوں یا کواکب و نجوم کی عبادت کی گئی ہو جس سے شیطان خوش ہوں۔

کبھی ایسے اعمال کا ارتکاب کیا جائے جو شیطان کو پسند ہوں، مثلاً کسی کو ناحق قتل کرنا، گندگی اور نجاست کی حالت میں رہنا، کبھی خاوند بیوی کے درمیان جدائی وغیرہ۔ گویا کہ پوشیدہ انداز میں کوئی منتر کرنا جس سے کسی چیز کی حقیقت بدل جائے۔ اس کی وضاحت فرمان نبوی ﷺ سے

[إِنَّ مِنَ النَّبَاتِ لَسِحْرًا] (بخاری، السحر)

”کچھ بیان جادو ہے۔“

اس کے دو مطلب ہیں: ایک بطور مدح کے اور دوسرا مطلب بطور مذمت کے۔ کہ جھوٹ اور غلط بیانی ایسے انداز سے کرتے ہیں کہ وہ سچ معلوم ہوتی ہے اور حق کو چھپا دیتے ہیں۔ لہذا جادو گر خفیہ طریقے سے ایسی شعبہ بازی کرتا ہے جس سے حقیقت کے خلاف واقعہ رونما ہوتا ہے۔

معجزہ اور جادو میں فرق:

کیونکہ معجزہ بھی خرق عادت واقع ہوتا ہے اور جادو میں بھی کچھ عجیب اور حیران کن کام سرزد ہوتے ہیں لہذا دونوں میں فرق کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ علماء اسلام میں یہ بحث ہمیشہ سے معرکہ الآراء رہی ہے کہ سحر اور معجزہ

خلوص، مخلوق خدا کی ہمدردی و نمکساری اور تقویٰ و طہارت سے وابستہ ہوتی ہے اور اس کا کردار بے داغ اور صاف ہوتا ہے۔ وہ معجزہ کو پیش نہیں بناتا بلکہ خاص اہم موقع پر صداقت اور حق کی حمایت میں اس کا مظاہرہ کرتا ہے اور وہ ایسے وقت معجزہ دکھاتا ہے جبکہ دشمن بھی اس کی عصمت و صداقت اور کیریکٹر کی پاکیزگی کے پہلے سے ہی معترف ہوتے ہیں مگر اس کی دعوت کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور پھر اس سے معجزہ کے طالب ہوتے ہیں۔ نیز اگر سحر اور معجزہ کا مقابلہ آن پڑے تو معجزہ غالب رہے گا اور بڑے سے بڑے جادو گر بھی مغلوب اور عاجز نظر آئیں گے اور اس کا عکس محال اور ناممکن ہے چنانچہ ساحرین اور انبیاء و رسل کے مقابلے کی تاریخ اس کی شاہد ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہ۔

جادو کی حقیقت:

سحر کی حقیقت کچھ ہے یا وہ محض نظر کا دھوکا اور بے حقیقت چیز ہے اس کے متعلق جمہور اہل علم کی رائے یہ ہے کہ سحر واقعی ایک حقیقت ہے اور ضرر رساں اثرات رکھتا ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ اور مصلحت کاملہ کے پیش نظر اس میں اس طرح مضر اثرات رکھ دیئے ہیں جس طرح زہر میں یا دیگر اشیاء میں یہ نہیں ہے کہ ”جادو“ قدرت الہی سے بے نیاز ہو کر (العیاذ باللہ) خود مؤثر بالذات ہے ایسا قطعاً نہیں۔ کیونکہ یہ عقیدہ تو کفر خالص ہے۔

امام ابو حنیفہؒ، ابوبکر بکریؒ، صاحب احکام القرآنؒ ابواسحاق اسفرائینیؒ، شافعیؒ، علامہ ابن حزم ظاہری اور معتزلہ کہتے ہیں کہ سحر کی حقیقت شعبہ نظر بندی اور فریب خیال کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ بلاشبہ وہ ایک باطل اور بے حقیقت چیز ہے۔ چنانچہ ابوبکر امام رازیؒ فرماتے ہیں:

”اور جب سحر کو کسی قید کے بغیر استعمال کیا جائے تو وہ ایک ایسے امر کا نام ہے جو محض دھوکا اور باطل ہو۔ جس کی اس سے زیادہ نہ کوئی حقیقت ہو اور نہ اس کو ثبات حاصل ہو۔“ (احکام القرآن: ج ۱ ص ۳۸) حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

”اور وزیر ابو مظفر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ نے اپنی کتاب ”الاشرف فی مذہب الاشرف“ میں ایک

جنات میرے قبضے میں ہیں۔ اس طرح سے ڈر خوف دل میں پیدا کر کے مد مقابل کو سحر کرنا۔

④ چغلی کرنا۔ جھوٹ سچ ملا کر کسی کے دل میں اپنا گھر کر لینا اور خفیہ چالوں سے اسے گرویدہ کر لینا۔ یہ چغل خوری اگر لوگوں کو بھڑکانے، بدکانے اور ان کے درمیان عداوت ڈالنے کے لیے ہو تو شرعاً حرام ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے یہ آٹھ قسمیں نقل کرنے کے بعد فرمایا:

”یاد رہے کہ امام رازیؒ نے جادو کی جو یہ آٹھ قسمیں بیان کی ہیں یہ صرف باعتبار لفظ کے ہیں کیونکہ عربی زبان میں لفظ یعنی جادو ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو بہت لطیف اور باریک ہو اور ظاہر میں انسان کی نگاہوں سے اس کے اسباب پوشیدہ رہ جائیں۔ اسی لیے ایک حدیث میں ہے: ”بعض بیان بھی جادو ہوتا ہے۔“ اور اسی لیے صبح کے اول وقت کو بھی ”سحر“ کہتے ہیں کہ وہ مخفی ہوتا ہے اور اس رگ کو بھی ”سحر“ کہتے ہیں جو غذا کی نالی ہے۔ ابو جہل نے بدر کے دن یہی کہا تھا کہ اس کی سحر یعنی رگ طعام خوف کے مارے پھول گئی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے ”سحر و نحر“ میں فوت ہوئے۔ نحر سے مراد سینہ اور سحر سے مراد رگ طعام ہے۔ (ابن کثیرؒ: ج ۱ صفحہ ۱۵۵ البقرہ آیت: ۱۰۳)

اسی طرح امام راغب اصفہانی مفردات القرآن میں بھی کچھ اقسام کا تذکرہ کرتے ہیں مگر حقیقت وہی ہے جو حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ نے لکھی ہے۔

جادو اور دین:

سحر اور جادو کے متعلق قرآن اور حدیث کیا رہنمائی کرتے ہیں؟ اس چیز کو ملاحظہ کرتے ہیں۔

قرآن حکیم نے سورہ البقرہ آیت ۱۰۲ میں تفصیلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت کا اظہار کیا اور کہا کہ یہودیوں کی باتیں غلط ہیں کہ نبی سلیمان علیہ السلام کی حکومت جادو کے بل بوتے پر چلتی تھی۔ نہیں بلکہ سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا، سلیمان تو اللہ کا سچا نبی تھا۔ پھر بیان کیا کہ بابل شہر عراق میں دو فرشتے اتارے گئے جنہوں نے لوگوں کے اندر جادو کی حقیقت کو بیان کیا، ہمیں تو اللہ نے

کہا کہ سحر محض تخیل کا نام ہے، وہ تو انقلاب کے منکر ہیں اور جو سحر کو حقیقت مانتے ہیں وہ اس بارے میں مختلف الرائے ہیں، آیا سحر کی تاثیر اس حد تک ہے کہ مزاج میں اس قسم کے تغیرات پیدا کر دے جس طرح امراض میں ہوتا ہے اور وہ بھی ایک مرض شمار ہو یا اس کی تاثیر اس سے زیادہ ہو کہ ایک چیز کی حقیقت کو بدل ڈالے۔ مثلاً جہاد کو حیوان بنا ڈالے یا اس کا عکس کر دے پس جمہور پہلی بات کے قائل ہیں اور ایک چھوٹی سی جماعت دوسری کی۔“ (فتح الباری: ج ۱ ص ۱۸۴)

ان حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جادو صرف تخیل کا نام نہیں بلکہ جادو کی تاثیر ہے مگر کسی چیز کی ماہیت کو نہیں بدلتا۔ مگر فرعونی جادو گر کے جادو محض تخیل تھا۔

جادو کی اقسام:

امام ابو عبد اللہ رازیؒ نے جادو کی آٹھ قسمیں بیان کی ہیں:

① ایک جادو ستارہ پرست فرقہ کا ہے، وہ سات ستاروں کی نسبت عقیدہ رکھتے ہیں کہ بھلائی، برائی انہی کے باعث ہوتی ہے۔

② قوی نفس اور قوت واہمہ والے لوگوں کا ہے، وہم اور خیال کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

③ تیسری قسم کا جادو جنات کے ذریعے زمین والوں کی روجوں سے امداد اور اعانت طلب کرنے کا ہے۔

④ چوتھی قسم خیالات کا بدل دینا۔ آنکھوں پر اندھیرا ڈال دینا، بعض مفسرین کے نزدیک فرعون کے جادو گروں کا جادو بھی اس قسم کا تھا۔

⑤ بعض چیزوں کو ترکیب دے کر کوئی عجیب کام اس سے لینا۔

⑥ بعض دواؤں کے مخفی خواص معلوم کر کے انہیں کام میں لانا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ میڈیسن میں عجیب عجیب خاصیتیں ہیں اکثر صوفی، فقیر، درویش انہی حیلہ سازیوں سے مکر و فریب دکھاتے ہیں۔

⑦ دل پر ایک خاص قسم کا اثر ڈال کر اس سے جو چاہے منوالے مثلاً اسے کہے کہ مجھے اسم اعظم آتا ہے یا

باب سحر کے متعلق بھی رکھا ہے۔ اس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ سحر کی بھی دوسرے حقائق کی طرح حقیقت ہے مگر امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ وہ قطعاً بے حقیقت چیز ہے۔“ (تفسیر ابن کثیر: ج ۱ ص ۱۸۷)

ابو عبد اللہ قرطبی کہتے ہیں کہ ”ہمارے نزدیک جادو حقیقت ہے اور ایک واقعی چیز ہے اور اللہ اس کے ذریعے سے جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے مگر معتزلہ اور شوافع میں سے ابواسحاق اسفرائینی اس قول کے مخالف ہیں، وہ کہتے ہیں کہ سحر محض فریب نظر اور خیال بندی کا کام ہے۔“ (ابن کثیر: ج ۱ ص ۱۸۷)

حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں کہ ”جادو کے متعلق اختلاف ہے، بعض نے یہ کہا ہے کہ وہ فقط تخیل کا نام ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ ابو جعفر شافعیؒ، ابوبکر رازیؒ، حنفی اور ابن حزم ظاہری اور ایک چھوٹی سی جماعت کا خیال ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ درست یہ ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جمہور اس پر یقین رکھتے ہیں اور عام علماء کا مسلک یہی ہے۔“ (فتح الباری: ج ۱ ص ۱۸۶)

اب جو علماء سحر کو ”حقیقت“ تسلیم کرتے ہیں ان کے درمیان پھر یہ اختلاف رائے ہے کہ خدا تعالیٰ نے ”سحر“ میں یہ تاثیر بخشی ہے کہ وہ حقائق اور ماہیات میں بھی انقلاب کر دے یا مضرت رساں اشیاء کی طرح صرف نقصان دہ ہے اور یہ ناممکن ہے کہ اس کے اثر سے انسان گھوڑے میں تبدیل ہو جائے یا گدھا انسان بن جائے۔ پس ایک چھوٹے سے گروہ کا خیال ہے کہ اس کے اندر انقلاب ماہیت کی تاثیر بھی ودیعت ہے اور جمہور کی رائے یہ ہے کہ اس میں یہ تاثر قطعاً ودیعت نہیں۔ اور ”سحر“ کے ذریعے کسی بھی ماہیت کا انقلاب نہیں ہوتا بلکہ اس مرحلہ پر وہ محض نظر بندی اور قوت تمثیل کی شعبہ بازی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ چنانچہ ”حافظ ابن حجر“ اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”لیکن محل نزاع یہ امر ہے کہ سحر سے ذات کا انقلاب ہو جاتا ہے یا نہیں، پس جس آدمی نے یہ

جب یہ واقعہ پیش آیا تو حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ پر ایسے اثرات تھے۔ آپ ﷺ سمجھتے تھے کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس آئے ہیں حالانکہ نہ آئے تھے۔ (بخاری، کتاب الطب)

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ یہی سب سے بڑا جادو کا اثر ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، اردو: ۱۱۳/۳۰)

ایک روایت میں ہے کہ ایک کام آپ ﷺ کرتے نہ تھے مگر جادو کے اثر سے معلوم ہوتا کہ گویا میں کر چکا ہوں۔

حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ چھ ماہ تک آپ کی یہی حالت رہی۔ آپ ﷺ اس دوران بیمار ہو گئے حتیٰ کہ سر کے بال گرنے لگے۔ (تفسیر ابن کثیر، اردو: ۱۱۳/۳۰)

پھر جب آپ ﷺ کو فرشتوں کے ذریعے علم ہوا کہ آپ پر جادو کیا گیا ہے تو آپ ﷺ نے حضرت علیؓ زبیرؓ حضرت عمار بن یاسرؓ کو بھیج کر وہ سب چیزیں نکلوا لیں۔ ان میں ایک تانت تھی جس میں بارہ گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں اور ہر گرہ میں ایک سوئی چبھی ہوئی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس اتاریں جن کی کل آیات ۱۱ ہیں۔ آپ ﷺ ان کی ایک ایک آیت پڑھتے جاتے اور گرہ خود بخود کھل جاتی۔ جب یہ دونوں سورتیں پوری ہو گئیں تمام گرہیں کھل گئیں اور آپ ﷺ مکمل شفا یافت ہو گئے۔ ساتھ ہی حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دعا پڑھی جس کا تذکرہ ہم آئندہ سطور باب علاج جادو میں کریں گے ان شاء اللہ۔

اور ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ﴾ سے مراد یہی لیلید بن عاصم کی بیٹیاں مراد ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر: ۱۱۳/۱۳۰) نیز قرآن میں حضرت سلیمان کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ﴾ (۱۰۲/۲) کہ جادو کا اثر یہاں سب سے زیادہ نمایاں انداز میں بیان کیا کہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی، لڑائی ڈالنا۔

چونکہ لوگوں کا ایک دوسرے کے خلاف جادو ٹونے منتر کروانے کا زیادہ مقصد یہی ہوتا ہے کہ فلاں رشتہ ٹوٹ جائے، بیٹے اور والدہ کی لڑائی ہو جائے، فلاں کی فلاں کے ساتھ شادی ہو جائے اور فلاں عاشق کا فلاں معشوق سے عشقی ملاقات پوری ہو جائے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

کا سیکھنا اور سکھانا قطعاً حرام ہے۔“ (حوالہ فتح الباری: ج ۱۰ ص ۱۸۳)

ان دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دین اسلام اور کسی بھی آسمانی دین میں جادو کی قطعاً گنجائش نہیں۔

جادو کے اثرات:

جادو کے مختلف اثرات ہوتے ہیں، بعض آدمیوں کو بیمار یوں میں مبتلا ہونا محسوس ہوتا ہے، بعض کو ذہنی اثرات اور بعض کے کاروباری معاملات متاثر ہوتے ہیں۔

مختصراً جب نبی اکرم ﷺ پر جادو ہوا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ انبیاء پر بھی جب اللہ کی مرضی ہو تو جادو کا اثر ہو جاتا ہے اس کا انکار گویا قرآن اور فرمودات نبوی ﷺ کا انکار ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کیسے ہوا؟

حضرت عائشہ فرماتی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دن میں نے اپنے اللہ سے پوچھا اور میرے پروردگار نے مجھے بتایا کہ دو شخص آئے ایک میرے سر ہانے بیٹھا اور دوسرا پاؤں کی طرف۔ سر کی طرف بیٹھے آدمی نے دوسرے شخص سے سوال کیا اس کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کس نے کیا؟ کہا لیلید بن عاصم نے جو بنی زریق قبیلہ کا ہے۔ جو یہود کا حلیف ہے اور منافق شخص ہے۔ کہا: کس چیز میں؟ کہا کہ سر کے بالوں اور کنگھی میں۔ پوچھا: رکھا کہاں؟ کہا کہ ترکھور کے درخت کی چھال اور پتھر کی چٹان تلے ذروان کنوئیں میں۔ پھر حضور ﷺ اس کنوئیں کے پاس تشریف لے گئے اور اس میں سے وہ نکلوا یا اس کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا گدلا پانی، اس کے پاس کے کھجوروں کے درخت شیطانوں کے سر جیسے تھے۔ میں نے کہا بھی کہ یا رسول اللہ! ان سے بدلہ لینا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: الحمد للہ! اللہ نے مجھے شفا دے دی اور میں لوگوں میں برائی پھیلانا پسند نہیں کرتا۔“

دوسری روایت ہے کہ آپ ﷺ کے حکم سے اس کنوئیں کو بند کر دیا گیا۔ (بخاری، کتاب الطب)

مجلس زماش کے لیے اتارا ہے اور جو جادو کا علم حاصل کرے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

اسی طرح ”سورۃ الناس“ میں ﴿مِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ﴾ ”گرہ بنا کر ان پر جادو پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرت موسیٰ کے واقعہ میں تذکرہ کیا ﴿مَسْحُورًا أَعْيَنَ النَّاسِ﴾ (۱۱۶/۷) اور دوسری جگہ فرمایا: ﴿يَخْتَلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ إِنَّهَا تَسْعَى﴾ (۲۶/۲۰) تیسری جگہ فرمایا: ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيْطَانُ ۖ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾ (۲۲۱/۲۲۱)

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے واضح الفاظ میں اس کی تردید کی ہے۔

إِذْ قَالَ رَبِّي يَا زَبَّادُونَ

”اَوْعَن ابْنِ هَرِيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”اُحْتَبِنُوا السَّبْعَ الْمُؤَبَّقَاتِ“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: ”الْشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالْوَلَاءُ يَوْمَ الزُّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَفْلَتِ“ (متفق عليه) (فتح الباری: ج ۱۰ ص ۱۸۳) (بخاری، السحر، باب الشرك والسحر من الموبقات)

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہلاک کرنے والی سات چیزوں سے بچو۔“ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”① اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ ② جادو کرنا ③ اس جان کا مارنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال کھانا ⑥ لڑائی کے دن پیٹھ پھیر دینا ⑦ پاک دامن ایمان والی بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔“

حافظ ابن حجرؒ ”حدیث سحر“ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”نودویٰ کہتے ہیں کہ عمل سحر حرام ہے اور وہ بالاجماع کبار میں سے ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس کو سات مہلکات میں شمار کیا ہے۔ پس اگر سحر کا کوئی منتر یا کوئی عمل کفر کا مقتضی ہو تو وہ کفر ہے سحر

شیطان اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو لوگوں کو بہکانے کے لیے بھیج دیتا ہے اور سب سے زیادہ نزدیک مرتبے والا وہ ہے جو فتنے میں سب سے بڑا ہونے لگا ہے۔ وہاں آتے ہیں تو اپنے بدترین کاموں کا ذکر کرتے ہیں، کوئی کہتا ہے میں نے فلاں کو اس طرح بے راہ کر دیا اور کوئی کہتا ہے میں فلاں کو اس طرح بے راہ کر دیا۔ کوئی کہتا ہے میں نے فلاں شخص سے یہ گناہ کروا لیا۔ شیطان ان سے کہتا ہے کہ تم نے کچھ نہیں کیا، یہ تو معمولی کام ہیں۔ یہاں تک کہ ایک آکر کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان جھگڑا ڈلوادیا حتیٰ کہ ان کے درمیان جدائی ہو گئی۔ شیطان اسے گلے لگا لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے۔ اسے اپنے پاس بٹھا لیتا ہے اور اس کا مرتبہ بڑھا دیتا ہے۔ (مسلم کے حوالہ سے ابن کثیر: ۱۰۲/۲ ص ۱۵۴)

اسی طرح تعویذ گنڈے وغیرہ جو عامل کرتے ہیں ان میں بھی اگر شیطان و جنات سے استمداد ہو اور مقصد لڑائی جھگڑا ہو تو وہ بھی بجکم سحر ہے۔ (معارف القرآن ۲۷۹/۱۰۳/۲)

پس جادوگر بھی اپنے جادو سے یہ کام کرواتا ہے۔ لہذا جادو کے اثرات نہایت خطرناک ہوتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو ان سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

جادو کا علم حاصل کرنا:

امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جادو کا علم حاصل کرنا برا نہیں۔ محققین کا یہی قول ہے اس لیے کہ وہ بھی ایک علم ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾

یعنی علم والے اور جاہل برابر نہیں اور اس لیے بھی کہ یہ معلوم ہوگا تو اس سے معجزے اور جادو میں پوری طرح فرق واضح ہوگا۔ معجزے کا علم سیکھنا واجب ہے اور وہ موقوف ہے جادو سیکھنے پر جس سے فرق معلوم ہو پس جادو کا سیکھنا بھی واجب ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں: امام رازیؒ کا یہ قول بالکل غلط ہے اگر عقلاً وہ اسے برائے بتائیں تو معتزلہ موجود ہیں جو عقلاً بھی اس کی برائی کے قائل ہیں۔ اگر شرعاً برائے

بتاتے ہوں تو قرآن کی یہ آیت شرعی برائی بتانے کے لیے کافی ہے۔

مستند حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی جادوگر یا کاہن کے پاس جائے وہ کافر ہوا۔

اور سنن میں یہ حدیث ہے کہ جس نے گرہ دی اور اس میں پھونکا اس نے جادو کیا۔

پس رازیؒ کا یہ قول غلط ثابت ہوا ان کا یہ کہنا کہ محققین کا یہی قول ہے یہ بھی ٹھیک نہیں۔ آخر ان محققین کے ایسے اقوال کہاں ہیں؟ ائمہ اسلام میں سے کس نے یہ کہا ہے پھر ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي﴾ والی آیت کو پیش کرنا بھی سوائے جرات کے کچھ نہیں۔ کیونکہ آیت سے مراد دینی علم ہے۔ آیت میں شرعی علم والے علماء کی فضیلت بیان ہوئی۔ پھر ان کا یہ قول کہ اس سے معجزے کا علم حاصل ہوتا ہے۔ یہ تو بالکل ہی غلط اور محض فاسد ہے اس لیے کہ ہمارے رسول اللہ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو کہ باطل سے سراسر محفوظ ہے لیکن اس کو جاننے کے لیے جادو کا علم حاصل کرنا ضروری نہیں۔ وہ لوگ جنہیں جادو سے دور کا بھی تعلق نہیں وہ بھی اسے معجزہ

مان گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تالبعین عظام ائمہ المسلمین بلکہ تمام مسلمان بھی اسے معجزہ مانتے ہیں۔ ان تمام میں سے کسی ایک نے بھی جادو جانا تو کیا جادو کے پاس تک نہ پہنچا نہ سیکھا نہ سکھایا نہ کیا نہ کرایا۔ بلکہ سب کاموں کو کفر کہتے رہے پھر یہ دعویٰ کرنا کہ معجزہ کا جانا واجب اور جادو اور معجزہ کا فرق جادو کے جاننے پر موقوف ہے۔ لہذا جادو کا سیکھنا واجب ہے یہ کس قدر مبہل دعویٰ ہے۔ (ابن کثیر: البقرہ: ۱۰۲/۲ ص ۱۵۵)

حافظ ابن کثیرؒ کی تصریح سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جادو باطل چیز کرنے اور کروانے والا کافر ہے اور اس کا علم حاصل کرنا کفر ہے۔

جادوگر کے متعلق حکم:

پہلے اوراق میں یہ بات گزر چکی ہے کہ جادوگر کافر ہے جیسا کہ سورہ البقرہ کی آیت ۱۰۲ میں تصریح موجود ہے مگر یہ عام کافروں جیسے نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے متعلق خصوصی حکم ہے کہ ان کو فوراً قتل کر دو۔

حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ بجالہ بن عبید کہتے ہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک فرمان میں لکھا تھا کہ ہر ایک جادوگر مرد اور عورت کو قتل کر دو۔ چنانچہ ہم نے تین جادوگروں کی گردنیں مار دیں۔ (ابن کثیر: ۱۰۲/۲ ص ۱۵۴) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین پر ان کی لونڈی نے جادو کر دیا اس وجہ سے اسے قتل کر دیا گیا۔ (بخاری: ابن کثیر: ۱۵۴)

حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ تین صحابہؓ سے جادوگر کو قتل کرنے کا فتویٰ ثابت ہے۔ ولید بن عقبہ کے پاس ایک جادوگر تھا جو اپنے کرتب دکھایا کرتا تھا۔ بظاہر ایک شخص کا سر کاٹ دیتا پھر آواز دیتا تو سر جڑ جاتا۔ مہاجر بن صحابہؓ میں سے ایک بزرگ صحابی نے دیکھا اور دوسرے دن تلوار باندھے ہوئے آئے۔ جب ساحر نے اپنا کھیل شروع کیا آپؓ نے اپنی تلوار سے اس کی گردن ازادی اور فرمایا کہ اب اگر سچا ہے تو خود زندہ ہو کر دکھا اور پھر قرآن کی یہ آیت پڑھ کر سنائی: ﴿أَفَتَأْتُونَ اللَّهَ وَآلَتَكُمْ تُبْصِرُونَ﴾ ”کیا تم دیکھتے اور سمجھتے ہوئے جادوگروں کے پاس جاتے ہو۔“ انہوں نے جادوگر کو قتل کر دیا۔ (ابن کثیر: ۱۵۴)

جادو کی تاریخ:

حضرت امام حسن بصریؒ کا قول ہے کہ جادو حضرت سلیمان سے پہلے بھی تھا اور یہ بالکل سچ ہے کیونکہ حضرت سلیمان حضرت موسیٰ کے بعد ہیں اور حضرت موسیٰ کے زمانہ میں جادو کا ہونا ثابت ہے۔ بلکہ اس سے پہلے حضرت ابراہیم اور ان سے پہلے حضرت صالح کو ان کی قوم ثمود نے کہا: ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ﴾ کہ آپ ایسے معلوم ہوتے ہیں گویا کہ آپ پر جادو کیا گیا ہے۔ (ابن کثیر: ۱۵۰) لہذا پتہ چلا کہ جادو کی تاریخ کافی پرانی ہے مگر اس کو مکمل عروج حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں ملا۔

جادو کا علاج:

جب کسی آدمی پر جادو کے اثرات ہو جائیں تو ان کو زائل کرنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جادو کا اثر دور کرنے کے لیے جادوگروں کے پاس جانا برا نہیں۔ یعنی جادو کا اثر جادو سے ختم کیا جائے۔

مگر دلائل کی روشنی میں دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے

صاحب نے بہ مقام لدھیانہ تین سو روپے انعام حاصل کیے تھے اور مرزا کی گروہ پر بین فتح حاصل کی تھی۔ (جولفظ توفی کے متعلق ہے۔ منشی قاسم ڈپٹی صاحب (افسر منتظم) کے پاس باامانت رکھ لیجیے اور منصف مقرر کر کے جواب لیجیے۔ جس کے حق میں فیصلہ ہوگا یہ روپیہ اس کا ہوگا۔ (یہ اشتہار عام علماء کے لیے تھا۔)

دوسرا اشتہار: انعام دو صد روپیہ خاص میرے لیے ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ میرے لیے زیادہ رقم کیوں ہے؟ مرزائیوں نے کہا آپ مخالفت میں بڑے ہیں۔ اس لیے رقم بھی بڑی مقرر کی گئی ہے۔ لہذا منشی صاحب جناب ڈپٹی صاحب (افسر منتظم) کے پاس روپیہ رکھ دیں میں قسم کھانے کے لیے تیار ہوں کہ ”میں مسیح کو آسمان پر زندہ جانتا ہوں اور مرزا قادیانی مسیح موعود کے دعوے کو غلط جانتا ہوں۔ یہی میرا ایمان ہے اور یہی عقیدہ اور یقین ہے۔ مجھ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ میں نے جو قسم کے الفاظ بیان کیے ہیں، میں ان کا دل سے معترف نہیں ہوں۔ چہ خوش! اس وقت آپ نے دل شققت قلبہ کا واقعہ بیان کیا۔ اگر میری نسبت یہ کہا جاوے گا کہ یہ دل سے مسیح کو زندہ نہیں مانتا اور مرزا قادیانی کو سچا مانتا ہے تو مجھے بھی یہ کہنے کا حق ہے کہ ایک بیکار منڈلی روٹی کمانے کے لیے اکٹھی ہوئی ہے۔ وغیرہ

جوں توں کر کے ”منشی قاسم علی“ نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے دو صد روپیہ ڈپٹی صاحب کے پاس تو رکھ دیا مگر چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ شیر بہر کی جھپٹ سخت ہے۔ مولوی صاحب نے ڈپٹی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جناب روپیہ اپنے قبضہ میں کیجیے اور تا فیصلہ واپس نہ کیجیے۔ اب میں منشی قاسم علی صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ اور سب حاضرین سنیں، میں ان الفاظ میں قسم کھانے کو تیار ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں اور مرزا قادیانی کا دعویٰ غلط ہے۔ کہو اس جگہ میں قسم کھاؤں یا کسی اور جگہ چل کر۔ یہ تمہارا اختیار ہے کہ جہاں چاہو تم لے لو۔ مندر میں، مسجد میں، گوردوارے میں، مسلمانوں کی مسجد میں یا اپنی عبادت گاہ میں جہاں تمہارا اطمینان ہو میں حاضر ہوں۔

منشی قاسم علی نے کہا کہ آپ اپنی قسم میں اپنی اور بچے بھی شامل کریں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ وہ تو

حضرت ابو الوفاء شہداء اللہ امرتسری

تحریر: جناب مولانا محمد اشرف جاوید۔ فصل آباد

ہیں: ”معلوم ہوتا ہے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ خدا کا کام ہے اور اب عدالت کے کاغذات سے کون منائے گا۔“

مولوی نور الدین ریو یو آف ریلیجنز بابت جون و جولائی ص ۸ پر لکھتے ہیں کہ نکاح ٹونا نہیں۔ میں بار بار میاں محمود کو کہا کرتا تھا کہ اگر نکاح نہ بھی ہو تو میرے اعتقاد میں خلل نہ آئے گا۔ (خوب) بلکہ اس کی تاویل مولوی صاحب نے اس طرح کی کہ ”مرزا قادیانی کا لڑکا در لڑکا در لڑکا در لڑکا۔ محمدی بیگم کی لڑکی در لڑکی در لڑکی در لڑکی۔“

غرض کسی پشت میں بھی جا کر اگر کوئی رشتہ بھی ہو گیا تو سمجھو مرزا قادیانی کی پیش گوئی پوری ہوگئی۔ قیامت تک کہیں نہ کہیں تو کوئی رشتہ ہو ہی جائے گا۔ خدا فرماتا ہے: ﴿فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفًا وَعْدِهِ رُسُلَهُ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا﴾ ”خدا رسولوں کے وعدہ کو خلاف نہیں کرتا۔“ مگر یہاں معاملہ برعکس ہے اور لڑکی در لڑکی کی تاویل کی جاتی ہے۔ فاضل مقرر نے فرمایا کہ میرے کرم مولانا مرتضیٰ حسن نے مرزا قادیانی کے الہامات گئے ہیں۔ مگر میرے حساب میں مرزا قادیانی کو فی گھنٹہ ۳۳ الہام ہوتے تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کی (تذکرۃ الشہداء تین ص ۳۱ خزائن ج ۲۰ ص ۴۳) پر ہے کہ میرے دس لاکھ معجزے ہیں۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ مرزائیوں نے جلسہ اسلامی کے اثر کو کم کرنے کے لیے اور عوام میں ڈیگ مارنے کے لیے مرزا قادیانی کی سنت کے موافق دو تین اشتہار انعامی مہبلہ اور قسیمیہ شائع کر دیئے۔ ان اشتہارات کو ہاتھ میں لے کر مولانا نے کہا: اب میں ان کے جوابات دیتا ہوں۔ مشہورین سننے کے لیے تیار ہو جائیں۔

پہلا اشتہار: قاسم علی مرزا کا انعام یک صد روپے کا ہے۔ (واسطی رہے کہ یہ وہی صاحب ہیں جن سے مولانا

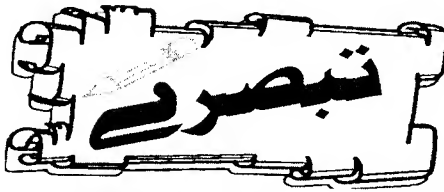
مولانا شہاء اللہ امرتسری نے قادیان میں منعقدہ اسلامی جلسہ عام میں اپنی دوسری تقریر شروع کی کہ فوت، مرزا قادیانی کے ساتھ میرا تعلق ۳۰-۴۵ سال سے ہے۔ میں ان کی پہلی حالت سے آخر تک ان کی تحریرات کا مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ کل میں نے کہا تھا کہ جناب شاہ صاحب (سید انور شاہ صاحب کشمیری) کے ملفوظات پر مرزا قادیانی کے دستخط کروں گا۔ جناب شاہ صاحب نے آیت ﴿ثَانَتْ قُلْتُ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّي إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ پیش کی تھی جس کا لب لباب یہ ہے کہ خداوند کریم قیامت کو فرمائے گا: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مرزا کی کہتے ہیں کہ خدا فرما چکا اور توفی کے معنی بقول شاہ صاحب پورا لینے کے ہیں۔“

قبل اس کے کہ حضرت شاہ صاحب کے بیان پر مرزا قادیانی کی مہر تصدیق ثبت کرواؤں، پہلے کچھ کہنا چاہتا ہوں سنئے:

آنحضرت ﷺ، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے کے بعد اپنا ولیمہ کرتے ہیں اور صحابہ کو فرماتے ہیں کہ اپنے اپنے گھروں سے کچھ لاؤ۔ وہ لے آئے اور اس کو یکجا کر کے حضور ﷺ نے سب کو کھلا دیا۔ اس وقت جو مولوی صاحبان نے اپنی عالمانہ تقریر پر سے ایک قسم کی کھانے کی لذیذ مٹھائی بنائی ہے۔ اس میں میں بھی بیٹھا ڈالتا ہوں۔ سنئے:

مرزائی اخبار ”الحکم“ نے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی سے عدالت میں سوال ہوا کہ محمدی بیگم تم نے نکاح کے لیے طلب کی تھی۔ مرزا قادیانی نے جواب میں کہا اور ان کا اقبال دعویٰ ہے کہ وہ میرے ساتھ بیابا نہیں گئی۔ مگر میرے ساتھ اس کا نکاح ضرور ہوگا۔

قادیان والو! سنو اور غور سے سنو! ڈسٹرکٹ جج کی عدالت کیا ہے۔ جب اس شہنشاہ کے دربار میں حاضر ہو گئے تو وہ کہے گا کہ ہم نے مرزا قادیانی کے منہ سے کھلوادیا تھا کہ نکاح ضرور ہوگا۔ تم بتاؤ کیا ہو گیا؟ آہ! مرزا قادیانی جب عدالت کے کمرے سے باہر آتے ہیں تو فرماتے



نام کتاب: تذکرہ خدمات علمائے بھٹہ محبت
مؤلف: قاری محمد طیب بھٹوی صاحب
صفحات: ۲۳۸۔

ناشر: ابو ہریرہ اکیڈمی - لاہور

دیدہ زیب سرورق اور خوبصورت کاغذ کے ساتھ

[الْعُلَمَاءُ وَرِثَةُ الْأَنْبِيَاءِ] (الحديث)

خاتم النبیین ﷺ کے بعد اصلاح امت کا بیڑہ علماء حق نے اٹھایا ہے۔ کیونکہ اس فریضہ کی تکمیل وہی کر سکتے ہیں۔ اسی لیے قرآن پاک میں ان کے رفیع درجات کا ذکر موجود ہے۔ (الجدلہ) اس دور میں علماء اہل حدیث میدان تبلیغ میں ہراول دستہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مرتب کتاب مولانا قاری محمد طیب

بھٹوی صاحب غرق ریزی کے ساتھ ایک مثال قائم کی ہے۔ تاریخی قصبہ ”بھٹہ محبت“ ضلع اوکاڑہ سے غمناک ہوئے علمی کواکب کو آسان فضیلت پر مزین کیا ہے جن میں نامور علماء خطباء مدرسین اور مصنفین شامل ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ فاضل قاری صاحب نے کسی بھی شخصیت کا تذکرہ کرتے ہوئے احتیاط کا پہلو نہیں چھوڑا اور مبالغہ آرائی نہیں فرمائی۔ تحریر بے تکلف، دلواور فاضل مصنف کی حسن قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے کتاب پڑھ کر دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ قصبہ پر اپنی خاص رحمت فرمائے کہ جس کی آغوش سے اتنے قیمتی بیرے پیدا ہوئے جو ملک کے مختلف علاقوں میں تشنگانِ علم کی پیاس بجھانے میں مصروف ہیں۔

ہر اہل فکر و نظر کو اس کتاب سے ضرور استفادہ کرنا چاہیے اور اسے ہر لائبریری کی زینت بنانا چاہیے۔
(تبصرہ محمد یونس طہ)



ازالہ اوہام میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ غنقریب دیکھو گے کہ کوئی پڑھا لکھا ہندو تم کو نہ ملے گا۔ اب کسی حکمہ میں جا کر دیکھو کہ کوئی ہندو ہے یا نہیں؟ دور کیوں جاتے ہو۔ قادیان میں دیکھو کسی ہندو کی دکان، سکول، رہائش ہے یا نہیں۔ سب نے کہا ہے اور اچھی حالت میں ہے۔

اور سنو! کتاب (مسح ہندوستان میں ص ۸۳ خزائن ج ۱۵ ص ایضاً) پر لکھتے ہیں کہ عیسیٰ کا رنگ شامی ہونے کی وجہ سے سرخ تھا۔ پھر کہا حضرت مسیح شام کے رہنے والے تھے اس لیے سفید رنگ تھے۔ ان دو تحریروں میں جچی کس کو کہیں؟ اور مزے کی سنو۔ (راز حقیقت ص ۳۶ خزائن ج ۱۳ ص ۲۷۷) پر لکھتے ہیں۔ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح کی عمر ۱۲۰ برس کی تھی اور یہود و نصاریٰ کا اس پر اتفاق ہے کہ ۳۳ برس کی عمر میں صلیب کا واقعہ ہوا۔ گویا اس وقت ۸۷ برس کے تھے اور کتاب (مسح ہندوستان میں ص ۵۵ خزائن ج ۱۵ ص ۵۵) پر ۱۱۵ برس ظاہر کرتے ہیں اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ ۸۷ برس حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیتے رہے۔ آخر ان کی یہ دعا قبول ہوئی ﴿إِلٰی رَبُّوۃِ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِیۡنٍ﴾ احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ۱۲۰ برس کی عمر پائی۔ اب دیکھ لیا مرزا قادیانی کی تحریرات میں کس قدر اختلاف موجود ہے۔ کوئی مانے تو کیا مانے؟

حوالہ: اصحاب قادیانیت جلد ۳۸ صفحہ ۳۶۹ تا ۳۷۳

یہاں موجود نہیں ہیں۔ جواب ملا کہ ہوں یا نہ ہوں قسم میں آپ کے اہل و عیال کی شراکت ضروری ہے۔

مولوی صاحب نے کہا اچھا ہم تمہاری خاطر یہ بھی مان لیتے ہیں مگر وہاں قسم معین کرو! کل اگر کسی کو زکام یا مروڑ ہو تو تم کہو گے کہ قسم کا اثر ہے اور سر درد، زکام وغیرہ۔ بچو قسم امراض شب و روز ہوتی ہی رہتی ہیں۔ کسی بچے نے پتلا لپک دیا تو تم نے کہا قسم کا اثر ہے۔ مدت کا تعین کرو۔ کیونکہ آخر مدت موت بھی ہے۔ جب کبھی میں یا میرا کوئی قریبی فوت ہو تو تم نہ کہہ سکو کہ جھوٹی قسم کا وبال آیا ہے۔ منشی قاسم علی نے کسی بات کو نہ مانا اور روپیہ واپس لے لیا۔ اس وقت کا نظارہ دیکھنے کے قابل تھا کہ تمام حاضرین نے دیکھ لیا سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟

اب حضرت مولانا نے نور شاہ صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ نے بھی فرمایا تھا: ”نانت قلت للناس“ استقبالہ ہے؟ شاہ صاحب نے فرمایا: ہاں سنئے! اب میں مرزا قادیانی کے دستخط کراتا ہوں۔ مرزا قادیانی (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۶۱ خزائن ج ۱ ص ۱۵۹) پر لکھتے ہیں کہ ماضی مضارع کے معنی میں آجایا کرتی ہے۔ مثلاً ﴿وَنُفِخَ فِی الصُّورِ﴾ ﴿وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰی اَبْنِ مَرْیَمَ خُذْ قِیٰمَتَکَ وَکُفِّ عَنِ السَّاعِیۡنَ﴾ تو نے ایسا کہا تھا؟ پس وہ زمانہ آنے والا ہے اس حوالہ کا بہت اچھا اثر مجمع پر ہوا۔ دیکھا مرزا قادیانی بھی آپ کے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں۔

من برائے وصل کردن آدم
نے برائے فصل کردن آدم

دوسرا دعویٰ شاہ صاحب کا تو فی کے لیے پورا کرنا تھا۔ لطف یہ ہے کہ وہی آیت جو مرزا قادیانی پر الہام ہوتی ہے تو وہی معنی کیے جاتے ہیں جو شاہ صاحب نے فرمایا۔ ملاحظہ ہو (براہین احمدیہ ص ۵۲۰ خزائن ج ۱ ص ۶۲۰ حاشیہ نمبر ۳) مرزا قادیانی خود معنی کرتے ہیں ”میں تجھ کو پری نعمت دوں گا۔“

زیادہ وضاحت کرنے کے لیے ایک عربی شعر پڑھا:

ترجمہ: ”تو ٹھیکیدار ہے کہ سب کو پورا دے۔“

کہا براہین میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ جو خدا نے لکھا یا ہم نے لکھا۔ بس اس میں جو مسئلہ ہوا احمدیوں کو ماننا چاہیے۔ اگر وہ مان لیں تو ان کی ہماری صلح ہے۔ پھر

اجی صاحب پنڈت لیکھ رام قتل ہوئے۔ کسی جگہ اور تلاشی ہوئی قادیان میں مرزا قادیانی کی، مرزا قادیانی نے کسی غلط ملط خط سے متاثر ہو کر گورنمنٹ سے درخواست کی کہ دو تین سپاہی مجھے حفاظت کے لیے دیئے جاویں مگر جواب انکار میں ملا۔ یہ تھی مرزا قادیانی کی حکومت اور ان کی طاقت ساری عمر گورنمنٹ سے خطاب مانگتے رہے مگر کچھ وصول نہ ہوا۔

چشمہ معرفت میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ میرے آنے کے وقت سب قومیں مٹ کر ایک قوم رہ جاوے گی۔ مگر اخبارات اور مشاہدات اس کے خلاف ہیں۔

نماز دین کا ستون ہے!



جناب امیر افضل اعوان

باقاعدگی سے نماز کی ادائیگی کرنے والا اللہ عزوجل کی ذمہ داری پر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، سورہ یوسف میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔“ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ رب ذوالجلال نے میری امت پر نماز فرض کی ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا ہی سوال ہوگا۔“ امام الانبیاء ﷺ نے ایک مقام پر فرمایا کہ نماز میں معبود اور عبد کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔ نماز کا درجہ دین میں ایسا ہے جیسے سر کا درجہ بدن میں ہوتا ہے۔ بے نمازی کے لئے سورۃ الماعون میں ارشاد ہوا کہ ان کے لئے خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔

اسی طرح ایسی نمازیں جن میں خشوع و خضوع نہ ہو وہ بھی بندے کے لئے وبال بن جاتی ہے۔ سورۃ الماعون میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

”پس بلاکت و خرابی اور عذاب کی سختی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں کی حقیقت اور مفہوم سے لاعلم ہیں۔“

قرآن مجید کے واضح ارشادات کے باوجود ہماری یہ حالت ہے کہ نمازیں قضاء ہو رہی ہیں اور جلدی جلدی رکوع و سجود کو ہم غلطی ہی نہیں گردانتے، ہم اس دنیا میں اس طرح لگن ہیں کہ نماز کی قدر و منزلت ہمارے دلوں سے نکلتی جا رہی ہے یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کو ہر مقام پر تنزیل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جب ہمیں نماز کی فضیلت کا ادراک ہو جائے گا، ہم نماز کو ہر کام پر مقدم رکھنے لگیں گے اور خلوص نیت، اور خشوع و خضوع سے نمازوں کا اہتمام کرنے والے بن جائیں گے تو آسانیاں ہمارا مقدر بن جائیں گی باری تعالیٰ کی رمتوں کے در ہم پر کھل جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ ہم سے ایسے لاتعلق ہو جاتے تھے

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ تک جتنے بھی انبیاء کرام و رسل عظام ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے سب ہی نے ایک ہی خالق باری تعالیٰ کی بندگی (عبادت) کو لازمی قرار دیا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف عبادت کیلئے پیدا کیا ہے“ اس سے صاف ظاہر ہے کہ عبادت دین کی روح اور جان ہے۔ عبادت کے لغوی معنی اطاعت و فرمانبرداری کے ہیں۔ عبادت کا حق یہ ہے کہ ہم ہر کام میں اپنے خالق کی رضا اور ناراضگی کو پیش نظر رکھیں۔ رب ذوالجلال کے نزدیک تمام اعمال صالحہ میں نماز پسندیدہ ترین عبادت ہے جس کی وجہ سے نماز اور ایمان لازم و ملزوم ہیں۔ دین کی تکمیل ادائیگی نماز کے بغیر ناممکن ہے جس طرح کوئی عمارت ستون کے بغیر کھڑی نہیں ہو سکتی بالکل اسی طرح دین اسلام کی عمارت نماز کے بغیر کھڑی نہیں ہو سکتی۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”نماز دین کا ستون ہے۔“

قرآن مجید میں نماز کے لئے لفظ ”الصلوة استعمال ہوا ہے، لغت میں صلوة کے معنی ذکر و فرمانبرداری کے ہیں اور فقہاء کے نزدیک معروف عبادت ”نماز“ ہے۔ پانچ وقت نماز کی ادائیگی ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ نماز سے غفلت دائرہ اسلام سے بھی خارج کر سکتی ہے۔ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ کفر اور اسلام میں فرق (نماز) ہے، اس لئے مسلمانوں کو چاہے کہ خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں اور اپنے رب ذوالجلال کو راضی کر لیں تاکہ انہیں دنیا و آخرت میں کامیابیاں و کامرانیوں نصیب ہو سکیں اور ان پر رحمت خداوندی کی برسات ہو سکے۔ نماز قائم کرنے سے روح کو تسکین ملے، تفکرات اور آلام کو دور بن جائیں اور آخری زندگی میں بھی قرار نصیب ہوگا۔ عملی عبادات میں نماز سرفہرست ہے۔ درحقیقت نماز دین کی اساس اور قرب الہی کا موجب ہے۔ پانچ وقت

جیسے ہم سے واقف بھی نہ ہوں اور آپ ﷺ نماز میں اس قدر طویل قیام فرماتے کہ پائے مبارک سوچ جاتے۔ اسی طرح حضرت عمر فاروق قیام صلوة میں اس قدر روتے کہ آپ کے رونے کی آواز پچھلی صفوں تک جاتی یہاں تک کہ آپ پر کچی طاری ہو جاتی اور دانت بجنے کی آواز سنائی دیتی اور خوف خداوندی سے چہرہ انور زردی مائل ہو جاتا تھا۔ نماز ادا کرنا ہر حال میں لازم ہے۔ کیونکہ نماز ہی اللہ کا قرب حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ

”جو لوگ کتاب (قرآن مجید) کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں (ہم ان کو اجر دیں گے)، ہم نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔“ (سورۃ الاعراف)

حدیث پاک میں ہے کہ باری تعالیٰ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والوں کو پانچ برکتیں عطا فرماتے ہیں: اس کے رزق میں کشادگی کر دی جاتی ہے، اس کو عذاب قبر نہیں ہوتا، روز محشر اس کا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا، پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ نمازی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گا، اس لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیں اور اس کی بارگاہ میں دعا کریں کہ پوری امت اللہ تبارک تعالیٰ کی رمتوں اور برکتوں سے فیض یاب ہو اور اپنی نمازیں خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے والی بن جائے۔ (آمین)

تحفہ القرآن پروگرام

۲۳ اگست ۲۰۱۳ء کو رشید پارک جامع مسجد توحید اہل حدیث جزانوالہ سنی میں تکمیل تحفہ القرآن کا پروگرام ہوا۔ عزیزم نعمان ذوالفقار نے فاران پبلک ہائی سکول کے شعبہ تحفہ القرآن میں الحمد للہ تین سال میں قرآن مجید مکمل کیا۔ اسی حوالہ سے تقریب 11:00 بجے دن قاری ذوالفقار احمد حریری کی تلاوت قرآن مجید اور حضرت مولانا قاری عامر سعید کی حمد و نعت سے شروع ہوئی۔ خطابات حضرت مولانا احمد وقاص ظہیر ناظم جزانوالہ مولانا حافظ عمران دادود چھتوی جزانوالہ۔ خصوصی خطاب امیر ضلع مولانا عبدالرشید جاجڑی امیر ضلع فیصل آباد نے کیا۔ دعا بزرگ عالم دین مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب، ناری آف بڈھانپٹ نے کروائی۔ قاری ذوالفقار احمد حریری۔ ناظم جامعہ خالد بن ولید اہل حدیث جزانوالہ

پاکستان کے خلاف سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے علماء متحد ہو جائیں۔ مولانا محمد یوسف انور

جامعہ سلفیہ میں فضلاء اور کارکنان کا عظیم الشان اجتماع

مولانا محمد یوسف انور نے کہا کہ پاکستان کے خلاف سازشوں کا ناکام بنانے کے لیے علماء کو متحد ہونا چاہیے۔ اور اپنی صفوں کو مضبوط کرنا چاہیے۔ انہوں نے علماء پر زور دیا کہ وہ اسلاف کی تاریخ پڑھیں۔ اور ان کی خدمات کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔ اجلاس سے مولانا نجیب اللہ طارق نے بھی خطاب کیا۔ اور موجودہ حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کی عالمی سطح پر ایک معتبر ملک ہے۔ اور دفاعی حیثیت بھی بہت مضبوط ہے۔ اس لیے اس کے خلاف شروع دن سے عالمی سازشیں شروع ہو گئی تھیں۔ جب بانی پاکستان کو ایک خراب اور بوسیدہ ایجنسیوں میں ڈال کر مڑک کرنا شروع کر دیا گیا۔ لیاقت علی خان کا قتل بھی سازش تھی۔ لیکن پاکستان سخت جان ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نام پر حاصل کیا گیا لہذا یہ قیامت تک قائم رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

شرکاء اجلاس نے بھی قیمتی تجاویز اور آراء پیش کیے۔ اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

اسلامی تعلیم کے فروغ میں دینی مدارس کا کردار قابل تحسین ہے۔ مشکل حالات میں بھی دینی مدارس نے اسلام کے چراغ کو روشن رکھا۔ ان خیالات کا اظہار پرنسپل جامعہ نے کیا۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ کی حسن کارکردگی کا بھی ذکر کیا۔ اور بتایا کہ رمضان المبارک سے قبل بھی ایک اجتماع کیا تھا۔ علماء نے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ آج کا اجتماع بھی اسے سلسلے کی کڑی ہے۔ ہم علماء اور کارکنان کے تعاون کے متمنی ہیں۔ خاص کر عید الفصحی کے موقع پر چرمہائے قربانی جمع کرنے میں آپ سب کا تعاون درکار ہے۔ تاکہ ادارہ پورے سکون سے تعلیم کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ حالات میں جبکہ ملک عزیز کے خلاف نہایت گھناونی سازشیں ہو رہی ہیں۔ اور بعض وطن دشمن عناصر اپنی حوس اقتدار کے لیے آخری حد تک جارہے ہیں۔ اور بدزبانی کر رہے ہیں۔ لوگوں کا اجتماع کرنے کے لیے فاشی و مریانی کا سہارا لے رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ہماری ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے۔ اس موقع پر ممتاز عالم دین

کچھ تو خدا کا خوف کرو

پہلے کامیاب ضرب عضب آپریشن کی وجہ سے شمالی وزیرستان سے لاکھوں اہل وطن کو نقل مکانی کرنا پڑی اور وہ لوگ ابھی تک مختلف مقامات پر ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ ان کے لیے ریلیف کا کام بھی جاری ہے۔ اب طوفانی بارشوں اور تباہ کن سیلاب سے سینکڑوں افراد قتلہ اجل بن چکے ہیں۔ فصلیں تباہ اور کئی بستیاں اور دیہات سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔ لاکھوں متاثرین کھلے آسمان تلے بیٹھے آپ کی امداد کے منتظر ہیں۔ حکومت متاثرین کو ریلیف کی فراہمی کے لیے دن رات کوشاں ہے۔ لیکن طاہر القادری اور عمران خان دھڑوں میں رقص و سرود اور میوزیکل پروگرام چلا کر خوش ہوتے ہیں۔ لوگ مشکلات کا شکار ہیں انہیں اپنی کرسی کی خوابوں سے فرصت نہیں۔ دھرنے والوں کو کچھ تو خدا کا خوف کرنا چاہیے۔ قادری و عمران دھرنے میں مقید لوگوں کو آزاد کر دیں اور متاثرین کی خدمت کے لیے سیلاب زدہ علاقوں میں جائیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ کہ ”اللہ تعالیٰ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔“ اللہ تعالیٰ ملک و ملت کا حامی و ناصر ہو۔ آمین! (ادارہ)

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر ناظم اعلیٰ جناب مولانا محمد نعیم بٹ حافظ محمد یونس آزاد کے ہمراہ توحید آباد گلیات پہنچے جہاں اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی کابینہ عاملہ، ضلعی و شہری ذمہ داروں کی سرورہ میٹنگ جاری تھی جس کی دعوت خصوصی طور پر محترم بٹ صاحب کو دی گئی تھی۔ اجلاس میں سابق صدر پاکستان جناب قاضی ریاض قدیر اور ناظم تنظیمات مرکزی جناب رانا محمد خلیق خاں پسروری بھی تشریف فرما تھے۔ اجلاس میں مرکزی صدر A.Y.F پاکستان جناب ڈاکٹر الرحمن صدیقی اور مرکزی سیکریٹری جنرل حافظ فیصل افضل شیخ کے علاوہ تمام صوبوں کے ذمہ داران بھی موجود تھے۔ اس موقع پر مولانا محمد نعیم بٹ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے نوجوانوں کو قرآن و حدیث اور تاریخی حقائق و واقعات سے آگاہ کرتے ہوئے جماعتی تنظیمی ذمہ داریوں کے اصول سمجھائے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ایک سایہ ہے اور اہل حدیث یوتھ فورس ایک سرمایہ ہے۔ جماعتی بزرگ اپنی شفقت و عنایت یوتھ فورس پر کریں پھر دیکھیں کہ یہ سرمایہ کس طرح جماعت کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔ اور اس سرمایہ کی حفاظت کے لیے ان کے سروں پر بزرگوں کا سایہ اللہ قائم رکھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان کے غیور اہل

اہم وضاحت

ڈاکٹر طاہر القادری کے دھرنے میں ڈاکٹر عظیم الدین زابد نکھوی اور صاحبزادہ ابیہ ظہیر کی شرکت کے بعد سوشل میڈیا پر بھرپور پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ اہلحدیث حلقے بھی ان کے نام نہاد انقلاب مارچ کی حمایت کر رہے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی قیادت واضح الفاظ میں ڈاکٹر طاہر القادری کے طرز سیاست کی مذمت کر چکی ہے۔ ان دو صاحبان کی ڈاکٹر طاہر القادری کے دھرنے میں شرکت ان کا ذاتی معاملہ ہے اور اس شرکت کا جماعت یا مسلک سے کوئی تعلق نہیں۔ جبکہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی قیادت، کارکنان اور ملک بھر میں موجود علمائے کرام ڈاکٹر طاہر القادری اور عمران خان کے دھرنوں اور نام نہاد انقلاب مارچ سے لاتعلقی کا اظہار کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں امیر محترم سینیئر پروفیسر ساجد میر کا پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں خطاب ایک پالیسی بیان اور اہلحدیث کی ترجمانی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی سلسلے میں مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی جانب سے لاہور میں ایک شاندار ریلی بھی نکالی جا چکی ہے کہ جس میں ڈاکٹر طاہر القادری اور عمران خان کے مذموم عزائم کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی تھی۔

دعائے صحت کی اپیل

ابوضیا مولانا محمد رمضان قاسمی (فیصل آباد) آج کل عارضہ شوگر میں مبتلا ہیں قارئین کرام سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

دعا گو: ابوالحسن عطاء الرحمن قاسمی

نوٹ: بہترین خوش الحان تجربہ کار خطیب (فیصل آباد کے لیے) کی ضرورت ہو تو صرف خطبہ جمعہ المبارک کے لیے احباب

رابطہ کریں۔ رابطہ: 0322-6049340

حدیث نوجوان بیدار ہو جائیں تو پاکستان میں اسلامی نفاذ کی منزل قریب تر ہو سکتی ہے۔؟؟؟ جناب علامہ احسان الہی ظہیر کا جو عزم ہے وہی جناب پروفیسر ساجد میر کا ہے۔ جناب مولانا محمد نعیم بٹ کے ناصحانہ خطاب سے پہلے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب ناظم اعلیٰ جناب حافظ محمد یونس آزاد نے سورت کوثر کی تفسیر کی روشنی میں نوجوانوں کو متحرک و فعال کرنے کے لیے ولولہ انگیز خطاب کیا۔

دعوت اہل حدیث کانفرنس

۵ اگست ۲۰۱۳ء بروز سوموار بعد نماز ظہر تا مغرب جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث عنایت پور ضلع بہاولپور میں دعوت اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد اسماعیل عتیق مولانا عبدالحق حقانی۔ مولانا محمد اسلم حنیف لیاقت پور اور دیگر علمائے کرام نے خطابات فرمائے۔ کانفرنس میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض رانا عابد الدین نے ادا کیے۔

یاد رہے کہ ہرمہینہ کے پہلے جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث محبت پور بازار احمد پور شرقیہ میں علامہ سیف اللہ خالد چتر و گڑھی درس قرآن وحدیث ارشاد فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف مساجد میں ماہانہ تبلیغی پروگرام ہو رہے ہیں۔ جس میں مقامی علماء کے علاوہ حضرت مولانا محمد یوسف پسروری صاحب مولانا محمد عبداللہ نثار صاحب گوجرانوالہ مولانا نعیم الرحمن شیخ پوری رانا محمد خلیق پسروری مولانا محمد اسحاق اکاڑوی مولانا منظور احمد گوجرانوالہ مولانا عبدالرشید حجازی اور دیگر علمائے کرام تشریف لاکر لوگوں سے خطابات فرماتے ہیں۔ اسی طرح دعوت تبلیغ کا اچھا کام ہو رہا ہے۔

منجانب: محمد اشفاق سلفی، امیر تحصیل احمد پور شرقیہ

سالانہ کتاب وسنت کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث بدھائی کے تحصیل چوئیاں کے زیر اہتمام 15 دین سالانہ کتاب وسنت کانفرنس 20 اکتوبر بروز سوموار منعقد ہو رہی ہے جس میں مرکزی جمعیت کے درج ذیل علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی قاری محمد حنیف ربانی سید طیب الرحمن زیدی اسلام آباد قاری محمد طہسین بلوچ قاری محمد خالد مجاہد۔ منجانب: قاری عبدالوحید کوکب و کارکنان مرکزی جمعیت اہل حدیث بدھائی کے تحصیل چوئیاں۔ قصور

خطبہ جمعۃ المبارک

۲۶ ستمبر ۲۰۱۳ء کا خطبہ جمعۃ المبارک مرکز ابن مہنبل گوجرانوالہ میں خطیب پنجاب مولانا محمد صادق عتیق نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔
الداعی الی الخیر: صاحبزادہ حجاج اللہ صدیقی۔ مہتمم مرکز ہذا

ضرورت خطیب/قاری/امام

ہمارے پاس خطباء کرام اور قراء کرام موجود ہیں اگر کسی مسجد میں خطیب یا امام کی ضرورت ہو تو رابطہ کریں۔
نوٹ: والا ہور شہر کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ: 0336-4498130

عالمی دعوت کانفرنس برطانیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے زیر اہتمام سالانہ "عالمی دعوت کانفرنس" 24 اگست اتوار کو مرکزی مسجد گرین لین برمنگھم میں مولانا عبدالہادی العسری (امیر مرکزیہ برطانیہ) کی زیر صدارت اور مولانا محمد شعیب میرپوری (ناظم مرکزیہ برطانیہ) کی زیر نظامت منعقد ہوئی جس میں جناب ڈاکٹر وحی اللہ عباس (استاذ حرم کی و پروفیسر جامعہ امر القریٰ مکہ مکرمہ) مولانا ظفر الحسن ندوی (متحدہ عرب امارات) مولانا محمد عبداللہ مدنی (امیر مرکزیہ تامل ناڈو۔ بھارت) شیخ توصیف الرحمن زیدی (مدینہ منورہ) اور پاکستان سے جناب رانا محمد شفیق خان پسروری (ایڈیشنل ناظم اعلیٰ مرکزیہ) نے جماعتی نمائندگی کی۔ امیر محترم جناب سینیئر پروفیسر ساجد میر نے بھی شرکت فرمائی تھی پروگرام حتیٰ تھا کہ سیاسی حالات کی وجہ سے پاکستان ہی میں رکنا پڑ گیا۔

کانفرنس میں برطانیہ بھر سے اور یورپ کے دیگر حصوں سے بھی احباب جماعت شریک ہوئے۔ مرکزی اجلاس (برمنگھم) کے بعد برطانیہ کے مختلف شہروں میں بھی کانفرنس کے کئی اجلاس منعقد ہوئے۔ برطانیہ کے زعماء مولانا شیر خان جمیل احمد مولانا محمد ابراہیم میرپوری مولانا منیر قاسم حافظ محمود الرحمن شرق پوری حافظ شفیق الرحمن شاہین مولانا منور عکلیل مولانا شریف اللہ مولانا محمود الحسن مولانا عبدالباسط حافظ حبیب الرحمن مولانا عجائب خان ڈاکٹر عبدالرب ثاقب مولانا حافظ عبدالستار عاصم اور دیگر علماء کرام نے خصوصی طور پر سرگرمی سے کامیابی میں حصہ والا۔ کانفرنس اور متحدہ اجلاسوں کی تفصیلی کارروائی رپورٹ آئندہ شائع ہوگی۔

جب طالبان کرتے تھے تو سبھی مذمت کرتے تھے۔ حتیٰ کہ فوج کو ان کے خلاف آپریشن کرنا پڑا۔ اور اگر یہی کام ایک مخصوص نولہ اور جتھہ کرتا ہے تو ان کے کام کو ان کی آزادی اور بنیادی حقوق کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ تضاد دوسروں کو بھی غیر آئینی اقدام پر ابھارتا ہے۔ اس لیے اختلافات یا مسائل کے حل کا ذریعہ ہمیشہ مذاکرات ہیں۔ مذاکرات کے ذریعے بڑے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ جنگ وجدل سے الجھنیں تو پیدا ہوتی ہیں لیکن مسائل حل نہیں ہوتے۔ اس لیے موجودہ حالات میں جن لوگوں نے دھرنے دیئے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ آئینی حدود میں رہتے ہوئے مذاکرات میں بھرپور حصہ لیں۔ ہٹ دھرمی اور ضد کو چھوڑ کر لوگوں کے لیے سہولت پیدا کریں اور پرامن جدوجہد جاری رکھیں اور قومی املاک کو نقصان پہنچانے سے گریز کریں۔

شعبہ نشر و اشاعت۔ ادارہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

سیرت خاتم النبیین کانفرنس

نبی ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ کاذب اور دجال ہے، ان خیالات کا اظہار مولانا سرفراز خان فاروقی نے گوجرانوالہ میں سیرت خاتم النبیین کانفرنس سے خطاب کرتے ہو کیا، انہوں نے کہا کہ مسلمان سیرت نبی کا مطالعہ کریں تاکہ وہ ختم نبوت کے منکرین کا مقابلہ کریں، یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکا جائے، ہم تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنا تن من قربان کر دیں گے، اس اجتماع کا انعقاد الحمد للہ یوتھ فورس گوجرانوالہ نے کیا تھا۔

انقلاب دھرنوں سے نہیں قول و فعل کے تضاد کو ختم کرنے سے آتے ہیں

مسائل ہٹ دھرمی سے نہیں مذاکرات سے حل کیے جاتے ہیں دنیا میں سب سے بڑا انقلاب نبی آخر الزمان ﷺ نے برپا کیا۔ جہاں صدیوں سے جاری بت پرستی، خون ریزی معاشرتی نا انصافی اور استحصال تھا۔ آپ نے اپنے اخلاق سے دنیا کو متاثر کیا۔ آپ کے قول و فعل میں یکسانیت تھی۔ جس سے لوگوں کا متاثر ہونا یقینی تھا۔ آپ نے صحابہ کے ساتھ جنگوں میں بھی قیادت کی اور خود میدان کارزار میں اترے۔ حتیٰ کہ خندق کی کھودائی میں خود پیش پیش تھے۔ اگر لوگوں نے بھوک کی وجہ سے ایک پتھر پیٹ پر باندھا تو آپ نے دو باندھے ہوئے تھے۔ حقیقت یہ ہے لوگوں میں تبدیلی کے لیے قیادت کا مخلص ہونا اور قول و فعل کے تضاد کو ختم کرنا از حد ضروری ہے۔ انقلاب دھرنوں سے نہیں آتے۔ جس میں قیادت تو محفوظ کنیشنز میں بیٹھی ہو اور لوگ کھلے آسمان تلے پڑے ہوں۔ ان کے لیے تو اعلیٰ اقسام کے کھانے میسر ہوں اور لوگ بھوکے سوتے ہوں۔ یہ انقلاب نہیں لوگوں سے فراڈ ہے۔ ان خیالات کا اظہار پرنسپل جامعہ سلفیہ نے علماء کے اجلاس میں کیا۔ اس موقع پر دیگر علماء نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دیہاڑی دار لوگوں کو جمع کر کے اور انہیں تشدد پر اکسا کر تہذیب نیلی آسکتی۔ زبردستی اور دھونس سے کبھی انقلاب نہیں فساد ہوتا ہے جس کا پاکستان متحمل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں یہ ذہنیت زور پکڑ رہی ہے کہ قتل و برداشت کی بجائے ہر کام اسلحہ اور ڈنڈے کے زور پر کر لیا جائے۔ یہی کام

مولانا محمد سلیم رابی کی سفر حج پر روانگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور کے امیر مولانا محمد سلیم رابی ملتان انٹرنیشنل ایئر پورٹ سے ۱۴ ستمبر کو فریضہ حج کے لیے روانہ ہو گئے۔ ان کے ہمراہ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جامپور کے امیر ملک محمد راشد عمران بھی ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں ضلعی قائم مقام امیر قاری محمد یحییٰ ساجد تحصیل جامپور کے قائم مقام امیر مولانا مہار محمد حسین ہوں گے۔

منجانب: محمد اسماعیل ساجد نائب مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جامپور

خوشخبری

۱۲ ستمبر ۲۰۱۴ء سے جامع مسجد ابراہیم اہل حدیث پل بنگلہ لشاری، ضلع جھنگ میں مستقل خطبہ جمعہ المبارک حضرت مولانا قاری محمد کامران ساجد صاحب (ایم اے عربی) ارشاد فرمایا کریں گے۔ آغاز خطبہ..... 12:45 منجانب: ناظم مرکز انوار حق محمد یحییٰ پل بنگلہ لشاری، ضلع جھنگ

0321-7351362

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِلَيْهِ رَاجِعُونَ

• محمد اسلم ولد فقیر محمد کبھہ محلہ نواب پورہ نزد جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ مولانا حبیب اللہ یاسر نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

منجانب: شبیر حسین عثمانی۔ حافظ آباد

مولانا بارک اللہ مصصام کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چونیاں کے امیر حضرت مولانا بارک اللہ مصصام کی تائی جان قضاے الہی سے انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ موضع مستوال ضلع قصور میں ادا کی گئی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چونیاں کے اراکین قاری عبدالرؤف زاہد حاجی ندیم عارف پروفیسر محمد شریف سلفی ظفر عباس نوید مولانا محمد عبداللہ امجد مولانا محمد مسعود زاہد مولانا عبداللہ طاہر حمید اللہ قاری محمد صدیق اسد حضرت مولانا عبدالجید سلیم امیر تھانہ لکھن پور و دیگر ذمہ داران نے ان سے اظہار تعزیت کیا۔ مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ جناب ڈاکٹر عظیم الدین زاہد لکھنوی اظہار تعزیت کے لیے تشریف لائے۔

منجانب: محمد حامد عاصم ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چونیاں

• افسوسناک خبر ہے کہ سابق مدرس جامعہ سلفیہ استاذ العلماء اور میرے استاذ و محترم مولانا محمد صاحب اکال گڑھی رحلت فرما گئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت ہی نیک اور شریف الطبع انسان تھے ان کی دینی و دنیاوی بہت خدمات ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین! دعا گو: محمد رمضان قاسمی سمانہ پل سرگودھا روڈ فیصل آباد

• حضرت مولانا داؤد شاہ صاحب نائب شیخ الحدیث معبد السلفی کے والد محترم فضیلۃ الشیخ مولانا داؤد عبدالغفار محمدی رحمہ اللہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث خانپلہ بقضائے الہی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نے جماعت کی ترجمانی میں متعدد کتب تصنیف فرمائی ہیں جو اپنے موضوع پر شاہکار تصانیف ہیں۔ انتہائی پابند صوم و صلوة شخصیت تھے۔ علماء و طلباء سے از حد محبت فرماتے، آپ کی نماز جنازہ مولانا محمد رفیق اثری صاحب نے پڑھائی۔

اراکین A.Y.F ضلع ڈیرہ شیخ محترم کی ناگہانی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعا گو اور مولانا داؤد شاہ صاحب سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

شریک غم: عبدالمنان شورش، سینئر نائب صدر A.Y.F جنوبی پنجاب

• دارالحدیث محمدیہ جلالپور پیر والا کے استاذ الحدیث مولانا عبدالرشید ریاستی کی جو اس سالہ بیٹی انتقال کر گئی ہیں۔ ہم مرحومہ کے لیے مغفرت کی دعا اور استاذ محترم سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

منجانب: عبدالمنان شورش

اہم ضرورت

عارفوالہ کے علاقے میں ایک بڑے اور اہم تبلیغی مرکز کے لیے ایک تبلیغی اور مشنری جذبے سے کام کرنے والے صاحب علم کی ضرورت ہے۔ سعودی جماعت بالخصوص مدینہ یونیورسٹی سے فاضل کو ترجیح دی جائے گی۔ معقول مشاہرہ اور تمام رہائشی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

رابطہ: رانا محمد شفیق خاں 0321-4222744

قیمت -/1200 روپے
وزن 600 گرام

قیمت -/650 روپے
وزن 300 گرام

اجزاء معجون

دھنیا	دارچینی	شہد	مغز بادام
کھنیز	بلبلہ	جودہ آہن	برہمی بوٹی
مرق سیاہ	درق طلا	بادیان	مغز فروت
خشخاش	کاؤز زبان	گل سرخ	طاشیر
مطبوخہ دوس	الائی کلان	الائی خورد	زرشک
مغز یوز	درق نقرہ	گوند کتیرہ	جودہ رحمان
آملہ	مغز خیارین	مغز کردہ	سویہ عشق



معبون قوت
دماغ زعفرانی

132 حراء سے تیار کردہ

فیٹک



• ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا کسیر علاج
• چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظری بہتری کیلئے بہترین ٹانک
• نظام ہضم کی درستگی، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
• ہر موسم، ہر عمر کی خواتین و حضرات کیلئے یکساں مفید
• معدہ و جگر کی کمزوری، بواسیر کا بہترین علاج
• معجون کا مسلسل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت

پاکستان فری ڈیسٹریکٹ
بھر میں بذریعہ ڈاک

سٹار بلائینڈ ڈسٹریکٹ کالونی فیصل آباد

0314-3085577 فیصل 0314-3085577

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتنی معاینین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کھٹے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ وہی نہیں سکتا کہ کوئی بچش ہوں اور کچھ کباب روٹ بروٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفا کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تیزابیت بھی نہ ہو دودھ اور پاول کھائے جائیں اور زلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و فطرت کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ پالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مرینوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیچرار ہوں اور دوا اور ڈائیک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں غذا خواستہ آپ یا آپ کے جاننے والی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفا کے کاملہ و عاملہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلوپیتھک دوا نہیں ہے جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصابہ	شوگر	رعشہ	بلڈ پریشر	دل ڈوبنا	امراض بردانہ	عرق النساء	الرجی	دل کی آواز بند ہونا	ہیکو فلپیا
شقیقہ	سلسلہ ابول	مائی خولیا	نسیان	یوریا	امراض زنانہ	مہرے میں جانا بال چر	اعصابی کمزوری	بے اولادی	
بے خوابی	سوکڑا	لینش	دل کا دورہ	نقطہ لبول	وجع المفاصل	جھجھک و کراڑ	گنہا پن	یرقان	کی حیوانات
بند زلہ	سکڑہنی	کیرا	گیس	بولنا بند ہونا	تخیر المفاصل	برص	لمبی خون	استقامہ	عنانت
لکنت	بول بستری	دمہ	السر	بواسیر	گھٹس	رہولیاں	جنون	تخیر الاعضاء	ایزوپرمیا
پتھری	مرگی	ٹی بی	اماس	اولاڈینہ	نقرس	دہلیا پن	دل میں سوراخ	فالج	سدا جوانی

کورسز درج ذیل کے مٹوانے کھٹے رقم پہلے بھیجیں ملاقات کرنے کھٹے فون پر پہلے وقت لے لیں

پنجاب بینک ٹائٹل مبشر کریم بھٹی
لائف کرنٹ اکاؤنٹ نمبر

0214 0047930009

میزان بینک ٹائٹل عبدالکریم بھٹی
سیونگ اکاؤنٹ نمبر

7001 0101053034

عبدالکریم بھٹی
شاختی کارڈ نمبر

35103-1466875-3

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد (واں رادھا رام) تحصیل پتوکی ڈوڈیٹن لاہور Jazz:0345-7545119, Telnor:0313-7545119

افتح

نیزامی فائبر فائر ڈسپیکر

ہمارے ہاں نئے و پرانے انیملی فائر، پوز، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، ٹینڈ، U.P.S، کالم پیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایف ایف مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

پربھائی محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

برسٹار

ایمیلی فائبر لاؤڈ سپیکر

ہمارے ہاں نئے انیملی فائبر لاؤڈ سپیکر تیار کیے جاتے ہیں۔

ہارنک، مائیک، ہارن، پوز اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تمہاری پیش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد چوک نیائیں نزل فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ادخلہ داخلہ

مدیر ابن جنبل حفظ القرآن

25 شوال سے

حفظ القرآن میں

داخلہ جاری ہے

علاج معالجات کی سہولت موجود ہے

خاص طور پر مائیک کی سہولت بھی موجود ہے

ماہانہ معقول و قیفا دیا جاتا ہے

داخلہ کے لیے پرائمری پاس اور سرپرست کا مہرہ آواز ضروری ہے

جانب

صاحبزادہ ابوعلو

جان اللہ

0321-6465017

صحیح بخاری روایہ صحابہ کا دلنشین تذکرہ

صحابہ کرام کے فضائل و مناقب پر پرفراغ کاوش

جہاں صحیح بخاری کی ایک عظیم خدمت ہے وہاں لوگوں کے دلوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت کو بیدار کرنے کی اہم کوشش ہے۔

کتاب کی نمایاں خصوصیات

- (۱) تعارف صحیح بخاری (۳) ہر صحابی کا مکمل تعارف، مثلاً ولادت، حسب و نسب، اسلام قبول کرنے کے بعد
- (۲) مختصر سوانح: امام بخاری رحمہ اللہ عہد آزمائش، سیرت و کردار، روایات صحابہ، فضائل و مناقب، مقام صحابہ

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
041-2631204 - 2641204 042-37244973 - 37232369

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

اسلامی لائبریری

مفید معلوماتی اور اسلامی کتب انتہائی سستی قیمت میں

بے کم و خسران دینی علم کی روشنی بھلائے کیلئے لائبریری کی بنیاد رکھی

نام کتاب	مصنف	تعداد جلد	سستی قیمت	مثالی چار
تفسیر القرآن	ترمذی، مولانا محمد جواد	5	1780	250
تفسیر القرآن	سید ابوالاعلیٰ مودودی	6	1680	250
صحیح بخاری	ترمذی، علامہ عبدالحق	3	1580	250
سیرت نبوی	علاء الدین، سید سلیمان	4	980	250
تفسیر القرآن	علاء الدین، سید سلیمان	4	980	250
تفسیر القرآن	علاء الدین، سید سلیمان	4	980	250
تفسیر القرآن	علاء الدین، سید سلیمان	4	980	250
تفسیر القرآن	علاء الدین، سید سلیمان	4	980	250
تفسیر القرآن	علاء الدین، سید سلیمان	4	980	250
تفسیر القرآن	علاء الدین، سید سلیمان	4	980	250

گرمیوں سے صرف ایک نوں کال پر دینی رہنمائی حاصل کیجیے

دینی • روحانی • کاروباری
مسائل کا قرآن و سنت کی روشنی میں حل



رابطہ کیلئے
میان طاہرہ سیدہ
ایڈیٹر جنرل
0314-3010777

اللہ جل جلالہ کے فضل سے
کے تمام غلطیوں سے بچنے والی کارڈ کی فونو کاپی اور عہدے کے دستاویزی
ثبوت کی فونو کاپی بھجوا کر عظیم کتاب - ترجمہ قرآن مجید حاصل کریں۔
ڈاک خرچ بھی ضروری ہے۔

پیشکش 31 اکتوبر 2014 تک کے لئے ہے۔
میان طاہرہ سیدہ
ایڈیٹر جنرل
0314-3010777

شارعہ اسلام آباد
www.alharmain.org
0314-3010777

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

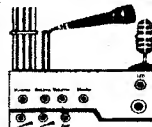
مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)
مساجد کے لئے خصوصی رعایت

U.P.S ایپروٹڈ
مچی دستیاب ہیں۔

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739 055-4213430



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
محمد ذیشان ربانی
0343-6007696 055-4212804, 4226706-0300-6430029



مولانا قاری

محمد یحییٰ خان
ستمبر 1997

شیخ الجامعہ سوم

شیخ الحدیث
محمد اعظم
ستمبر 2011

شیخ الجامعہ دوم

شیخ الحدیث
ابوالبرکات احمد
ستمبر 1991

شیخ الجامعہ اول

محمد العصر
مولانا حافظ ندوی
ستمبر 1985

سال تاسیس

1949



علوم اسلامیہ کی معروف اور قدیم دینی درسگاہ

جامعہ محمدیہ اسلامیہ اہل حدیث

شیخ الجامعہ

گلشن آباد
گوجرانوالہ

محکم دلائل سے مزین

محمد عباس
شیخ الحدیث
حضرت مولانا
فیض

① فرقہ واریت سے بالاتر

① پرسکون اور صاف ستھرا تعلیمی ماحول

① خالص کتاب و سنت کی تعلیم

① بہترین اور وسیع لائبریری

① وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق

جامعہ کی خصوصیت

① مکمل درس نظامی کا اہتمام

① تعلیم و تربیت اور فنِ تقریر پر خصوصی توجہ

① مستند قابل مشفق اور سلفی اساتذہ کرام

① قیام و طعام اور علاج معالجے کا معقول انتظام

نوٹ: محدود نشستوں کے لیے داخلہ جاری ہے۔ شائقین طلبہ جلد رابطہ کریں۔

055-4239698

0300-6486239

منجانب انجمن خدام اہل حدیث 6 گلشن آباد حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

[illegible]

0345
8404089

مرکز اہلحدیث مبارک مسجد مسلم بازار رحیم یار خان

مورخہ 20 ستمبر 2014
بروز منگل بعد نماز مغرب
20 ویں سالانہ قرآن و سنت کانفرنس
زیر امارت:

زیر صدارت
ذاکرا الرحمن صدیقی
(صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان)

سینئر پروفیسر ساجد میر
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

زیر سیادت
حافظ محمد رانا خلیق خاں پسوری
(ناظم تنظیمات پاکستان)

مقررین

حضرت علامہ
سید سبطین شاہ نقوی
آف سرگودھا

حضرت علامہ
محمد ضہیب شاہ
آف کراچی

مہمانان گرامی

خواجہ محمد بشیر آف خانپور، بابرادر لیس ظاہر پیر، حافظ ثناء اللہ زاہدی، حافظ عامر صدیقی، حافظ محمد اسلم حنیف، قاری نواز الحق باجوہ،
قاری ثناء اللہ قصوری، مولانا اکرم شہزاد، حافظ عبداللہ ساجد شیخوپوری

بمقام: مرکز اہل حدیث مبارک مسجد
مسلم بازار رحیم یار خان

ساجد میر فری میڈیکل کیمپ

منجانب
مرزا افتخار بیگ

فری حجامہ کیمپ صبح 9 بجے
ڈاکٹر عبدالرزاق شام 4 بجے تک
فری شوگر ٹیسٹ
ڈاکٹر خاور صدیق
فری چیک اپ اور فری ادویات
خواتین کے لئے خواتین ڈاکٹر اور
مرد حضرات کے لئے مرد ڈاکٹر

Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office:

042-37729933

Fax:

042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith

042-37720257

Paigham Tv:042-37722876

CPL No
116



BMA
Since 1952

A product of BMA Pharma

MAJOON KABEER (ZAFRANI)

معجون کبیر
(زعفرانی)

لیجئے
جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

Revitalizer, Aphrodisiac

BMA Pharma (Herbal)

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



BMA
Since 1952